Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 17

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

23 جمادی اوّل 1432 ہجری قمری۔ 28 شہادت 1390 ہش۔ 28 اپریل 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیرالمومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

”اکثر بادشاہ اس زمانہ کے اور امراء اس زمانہ کے جو بزرگان دین اور حامیان شرع متین سمجھے جاتے ہیں وہ سب کے سب اپنی ساری ہمت کے ساتھ زینت دنیا کی طرف جھک گئے ہیں۔ اور حکومت کے فرائض کو ادا نہیں کرتے اور متقی نہیں بنتے۔ یہی وجہ ہے کہ شکست پر شکست دیکھتے ہیں“

............ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”اکثر بادشاہ اس زمانہ کے اور امراء اس زمانہ کے جو بزرگان دین اور حامیان شرع متین سمجھے جاتے ہیں وہ سب کے سب اپنی ساری ہمت کے ساتھ زینت دنیا کی طرف جھک گئے ہیں۔ اور شراب اور باجے اور نفسانی خواہشوں کے سوا انہیں اور کوئی کام ہی نہیں۔ وہ فانی لذتوں کے حاصل کرنے کے لئے خزانے خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اور وہ شرابیں پیتے ہیں نہروں کے کناروں اور بہتے پانیوں اور بلند درختوں اور پھل دار درختوں اور شگوفوں کے پاس اعلیٰ درجہ کے فرشوں پر بیٹھ کر اور کوئی خبر نہیں کہ رعیت اور ملت پر کیا بلائیں ٹوٹ رہی ہیں۔ انہیں امور سیاسی اور لوگوں کے مصالح کا کوئی علم نہیں اور ضبط امور اور عقل اور قیاس سے انہیں کچھ بھی حصہ نہیں ملا۔ اور جو لوگ بچپن میں ان کے اتالیق بنائے جاتے ہیں وہی انہیں شراب اور باجوں اور پہاڑوں پر مے نوشی کی محفل آرائی کی ترغیب دیتے ہیں خصوصاً بارش اور نسیم صبا کے چلنے کے وقت۔ اسی طرح حرمات اللہ کے نزدیک جاتے ہیں اور ان سے بچتے نہیں۔ اور حکومت کے فرائض کو ادا نہیں کرتے اور متقی نہیں بنتے۔ یہی وجہ ہے کہ شکست پر شکست دیکھتے ہیں۔ اور ہر روز تنزل اور کمی میں ہیں اس لئے کہ انہوں نے آسمان کے پروردگار کو ناراض کیا اور جو خدمت اُن کے سپرد ہوئی تھی اس کا کوئی حق ادا نہیں کیا۔ کیا تم دعویٰ کرتے ہو کہ وہ اسلام کے خلیفے ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں اور پوری تقویٰ سے انہیں کہاں حصہ ملا ہے۔ اس لئے ہر ایک سے جو ان کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑا ہو شکست کھاتے ہیں اور باوجود کثرت لشکروں اور دولت اور شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں۔ اور یہ سب اثر ہے اس لعنت کا جو آسمان سے اُن پر برستی ہے اس لئے کہ انہوں نے نفس کی خواہشوں کو خدا پر مقدم کر لیا۔ اور ناچیز دنیا کی مصلحتوں کو اللہ پر اختیار کر لیا۔ اور دنیا کی فانی لہو ولعب اور لذتوں میں سخت حریص ہو گئے اور ساتھ اس کے خود بینی اور گھمنڈ اور خودنمائی کے ناپاک عیب میں اسیر ہیں۔ دین میں سُست اور ہار کھائے ہوئے اور گندی خواہشوں میں چست چالاک ہیں۔ سو ایک پست ہمت کو بزرگی کیونکر دی جائے اور ایک کو فضیلت اور مرتبہ کیونکر مرحمت ہو۔ اس لئے کہ انہوں نے خواہشوں سے اُنس پکڑ لیا اور اپنی رعیت اور دین کو فراموش کر دیا۔ اور پوری خبر گیری نہیں کرتے۔ بیت المال کو باپ دادوں سے وراثت میں آیا ہوا مال سمجھتے ہیں۔ اور رعایا پر اُسے خرچ نہیں کرتے جیسے کہ پرہیزگاری کی شرط ہے۔ اور گمان کرتے ہیں کہ ان سے پُرسش نہ ہوگی اور خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہوگا سو ان کی دولت کا وقت خواب پریشان کی طرح گذر جاتا ہے۔ یا اُس سایہ کی طرح جسے تاریکی دور کر دیتی ہے۔ اگر تم ان کے فعلوں پر اطلاع پاؤ تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور حیرت تم پر غالب آجائے۔ سو غور کرو کیا یہ لوگ دین کو پختہ کرتے اور اس کے مددگار ہیں۔ کیا یہ لوگ گمراہوں کو راہ بتاتے اور اندھوں کا علاج کرتے ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ ان کے اغراض اور مقاصد اور ہی ہیں جنہیں صبح اور شام پورے کرتے ہیں۔ انہیں شریعت کے احکام سے نسبت ہی کیا بلکہ وہ تو چاہتے ہیں کہ اس کی قید سے نکل کر پوری بے قیدی سے زندگی بسر کریں۔ اور خلفائے صادقین کی سی قوت عزیمت ان میں کہاں اور صالح پرہیزگاروں کا سا دل کہاں جس کا شیوہ حق اور عدالت ہو۔ بلکہ آج خلافت کے تخت ان صفات سے خالی ہیں۔ اور ان پر جسم بلا روح بٹھائے گئے ہیں۔ بلکہ وہ مُردوں سے بھی زیادہ ردّی ہیں۔ اور ان کا وجود اسلام کے حق میں بہت بڑی مصیبت ہے اور دین کے لئے اُن کے دن سخت ہی منحوس دن ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں اور خرابیوں کی طرف نہیں دیکھتے اور نہ کڑھتے ہیں اور دھیان نہیں کرتے کہ ملت کی ہوا ٹھہر گئی ہے۔ اور اس کے چراغ بجھ گئے ہیں اور اس کے رسول کی تکذیب ہو رہی ہے اور اس کے صحیح کو غلط کہا جا رہا ہے بلکہ ان میں سے بہتیرے خدا کی منع کی ہوئی چیزوں پر اڑ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور سخت دلیری سے خواہشوں کو محرمات کے بازاروں میں لے جاتے ہیں۔ حرام کاریوں کی جگہوں میں جلد دوڑ کر جاتے ہیں۔ خوبصورت عورتوں اور راگ رنگ اور ہر قسم کی جہالتوں پر جھکے ہوئے ہیں۔ صبح اور شام ان کی خوش زندگی ہر طرح کی لذات میں بسر ہوتی ہے۔ سو ایسے لوگوں کو خدا سے کیونکر مدد ملے جبکہ ان کے ایسے پُر معصیت اور بُرے اعمال ہوں۔ بلکہ ان عیش پسند غافل بادشاہوں کا وجود مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا بھاری غضب ہے۔ جو ناپاک کیڑوں کی طرح زمین سے لگ گئے ہیں اور خدا کے بندوں کے لئے پوری طاقت خرچ نہیں کرتے اور لنگڑے اونٹ کی طرح ہو گئے ہیں اور چُست چالاک گھوڑے کی طرح نہیں دوڑتے۔ اسی سبب سے آسمان کی نصرت ان کا ساتھ نہیں دیتی اور نہ ہی کافروں کی آنکھ میں ان کا ڈر خوف رہا ہے جیسے کہ پرہیزگار بادشاہوں کی خاصیت ہے بلکہ یہ کافروں سے یوں بھاگتے ہیں جیسے شیر سے گدھے۔ اور لڑائی کے میدان میں ان کے دو ہزار کے لئے دو کافر کافی ہیں۔ سو اس بزدلی اور ادبار کا سبب بجز بدکاروں کی طرح عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے کے اور کچھ نہیں۔ اور ایسی خیانت اور گمراہی کے ہوتے انہیں کیونکر خدا سے مدد ملے۔ اس لئے کہ خدا اپنی دائمی سنت کو تبدیل نہیں کرتا اور اس کی سنت ہے کہ کافر کو تو مدد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور وہ ان کی حدوں اور مملکتوں پر قابض ہو رہے ہیں اور ہر ایک ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس لئے نصرت نہیں دی کہ وہ ان پر رحیم ہے بلکہ اس لئے کہ اس کا غضب مسلمانوں پر بھڑکا ہوا ہے کاش مسلمان جانتے۔ اور اگر یہ متقی ہوتے تو کیونکر ممکن تھا کہ ان کے دشمن ان پر غالب کئے جاتے۔ بلکہ جب انہوں نے دعا اور عبادت کو چھوڑ دیا تب خدا نے بھی ان کی کچھ پروانہ کی۔ سو یہ اب اپنی کرتوتوں کے سبب سزا پا رہے ہیں اور یقیناً خدا کے نزدیک سب جانداروں سے بدتر وہ لوگ ہیں جو ایمان کے بعد فاسق ہو جائیں اور بدکاریاں کریں اور نہ ڈریں۔ خدا کا عہد توڑنے اور قرآن کی حدود کی بےعزتی کرنے کے سبب سے خطرناک حادثے ان پر نازل ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے شہر ان کے ہاتھوں سے نکل گئے ہیں۔ غفلت نے ان کو حقوق سے دور کر دیا ہے اور پرستاران صلیب کے خیمے ان کے ملکوں میں آ لگے ہیں۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سزا اور گرفت ہے۔ از بسکہ انہوں نے بدکاریاں کر کے خدا کا مقابلہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کفار سے شکست کھا گئے۔ دشمنوں نے انہیں رسوا نہیں کیا بلکہ خدا نے کیا۔ اس لئے کہ خدا کی آنکھوں کے سامنے انہوں نے بے فرمانیاں کیں سو اس نے انہیں دکھایا جو دکھایا اور انہیں آفات میں چھوڑ دیا اور نہ بچایا“

(الہدیٰ صفحہ 281 تا 288 روحانی خزائن جلد ۱۸)

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 2011، 26-27-28 دسمبر بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مسلم ملکوں میں عوامی بیداری پر ایک نظر

قسط : 2 آخری

قارئین ! ہم اس سے قبل عرب ممالک میں ہونے والی تحریکات اور انقلابات پر گفتگو کر چکے ہیں اور اس بات پر روشنی ڈالی جا چکی ہے کہ اسلام اس بات کو جائز نہیں سمجھتا کہ حکومت کے خلاف بغاوت کی جائے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں ملک میں فسادات پھیل جاتے ہیں اور بے گناہ عوام کا جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔ اسی طرح بیرونی طاقتوں کو ملک پر حملہ کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ حاکم وقت کی اطاعت کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ (سورہ النساء: ٦٠)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی بصیرت افروز تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’قرآن کا حکم ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے اور اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ منکم میں داخل نہیں۔ تو یہ اُس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے وہ منکم میں داخل ہے۔ جو ہماری مخالفت نہیں کرتا۔ وہ ہم میں داخل ہے۔ اشارة النص کے طور پر قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے۔ اور اُس کی باتیں مان لینی چاہئیں۔‘‘ (رسالہ الانذار صفحہ ٦٩)

’’اگر حاکم ظالم ہو تو اُس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اُس کو بدل دے گا یا اُسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے۔ مومن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔‘‘ (الحکم جلد ٥ نمبر ١٩ مورخہ ٢٤ مئی ١٩٠١ء صفحہ ٩)

’’اے مسلمانو اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقع ہو تو اس امر کو فیصلہ کے لئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور احسن تاویل ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ٩٠٧)

’’اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی اللہ اور رسول اور اپنے بادشاہوں کی تابعداری کرو۔‘‘ (شہادت القرآن صفحہ ٣٦)

قارئین کرام! مسلم ممالک کی ان عوامی تحریکات اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بے چینی اور کرب و بلا کے دنوں میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو اس سے مخلصی کی سیدھی راہ دکھائی جائے اور انہیں بتایا جائے کہ وہ کون سے اصول ہیں جن پر چل کر وہ امن وامان کو حاصل کر سکتے ہیں اور صلح وآشتی کے حصار میں داخل ہو سکتے ہیں۔

سب سے اوّل چیز جس کی آج مسلم ممالک کے حکمرانوں اور عوام کو پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے وہ خدا تعالیٰ کا تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ تقویٰ کے فقدان کے نتیجہ میں حاکم اپنے حقوق و فرائض سے اور عوام اپنے حقوق و ذمہ داریوں سے دور ہو رہے ہیں۔ مسلم ممالک کی اکثریت خدا تعالیٰ سے دور ہو رہی ہے۔ اس میں ایک بنیادی کردار تیل کی دولت کا بھی ہے۔ جماعت احمدیہ کے چوتھے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’تیل کی دولت نے بہت سے مسلمان ممالک کو فوائد پہنچائے اور ساتھ ہی کچھ نقصانات بھی پہنچائے۔ نقصانات میں سب سے بڑا نقصان یہ تھا کہ ان میں رفتہ رفتہ تقویٰ کی روح کم ہو گئی اور دنیا کی دولت نے ان کے رجحانات کو یکسر دنیا کی طرف پلٹ دیا...... جب تک عالم اسلام غریب تھا اس میں تقویٰ کے آثار پائے جاتے تھے لیکن تیل کی اس دولت نے گویا ان کے تقویٰ کو پھونک کے رکھ دیا ہے۔

(خطبہ جمعہ ١٣ اگست ١٩٩٠ء اسلام آباد انگلستان بحوالہ خلیج کا بحران اور نظام جہان نو صفحہ ١۔٢)

آپ نے عالم اسلام کو تقویٰ کی راہ اختیار کرنے کیلئے ہمدردانہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مسلمانوں کے مسائل کا مختصر تجزیہ، لیکن ایسا تجزیہ جو تمام حالات پر حاوی ہے یوں فرمایا کہ تقویٰ کی راہ گم ہو گئی۔ اسلام کا نام تو ہے لیکن تقویٰ کا راستہ باقی نہیں رہا۔ وہ ہاتھ سے کھویا گیا ہے۔ جب تقویٰ کی راہ گم ہو جائے تو پھر جنگلوں اور بیابانوں میں بھٹکنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔ پس میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کے طور پر اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو خواہ وہ ہمیں بھائی سمجھیں یا نہ سمجھیں، یہ پرزور اور عاجزانہ نصیحت کرتا ہوں کہ تقویٰ کو پکڑیں اس لئے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ تمام عالم اسلام کی دشمن طاقتیں آپ کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی دخل اندازی کے بہانے ڈھونڈتی ہیں اور ایک لمبا عرصہ ہوا کہ آپ ان کے ہاتھ میں نہایت ہی بے کس اور بے بس مہروں کی طرح کھیل رہے ہیں اور ایک دوسرے کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو آج دنیا میں ذلت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے اور تمسخر کا سلوک ان کے ساتھ کیا جا رہا ہے، تمام دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں بڑی حقارت سے عالم اسلام کو دیکھتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ ہمارے ہاتھوں میں اسی طرح ہیں جس طرح بلی کے ہاتھوں میں چوہا ہوا کرتا ہے اور جس طرح چاہیں ہم ان سے کھیلیں اور جب چاہیں سوراخ میں داخل ہونے سے پہلے پہلے اس کو دبوچ لیں۔ یہ وہ معاملہ ہے جو انتہائی تذلیل کا معاملہ ہے، نہایت ہی شرمناک معاملہ ہے عالم اسلام پر داغ پر داغ لگتا چلا جا رہا ہے۔ اسلام کی عزت اور وقار مجروح ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے خدا کا خوف کریں اور اسلام کی تعلیم کی طرف واپس لوٹیں۔ اس کے سوا اور کوئی پناہ نہیں ہے۔

(خطبہ جمعہ ١٣ اگست ١٩٩٠ء اسلام آباد انگلستان بحوالہ خلیج کا بحران اور نظام جہان نو صفحہ ٧،٨)

اسی طرح جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے خطابات میں بار بار عالم اسلام کو تقویٰ کے قیام کی طرف توجہ دلانے کی تحریک فرما رہے ہیں۔ خصوصاً آپ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 1.4.11 میں خاص طور پر عالم اسلام کو تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے اور ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی تحریک فرمائی ہے۔

دوسری چیز جس کی طرف عالم اسلام اور مسلمانوں کو خوب غور سے سوچنا چاہئے وہ یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ آج مسلمان ساری دنیا میں مقہور و مذموم ہو رہے ہیں باوجود تعداد کی اتنی کثرت کے اور کئی ممالک مسلمانوں کے ہونے کے، دنیا میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ عراق، افغانستان، پاکستان وغیرہ کئی دیگر اسلامی ممالک خوف و دہشت گردی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں۔ کیا اس کی ایک وجہ وقت کے مامور امام الزماں مسیح موعود کا انکار اور مخالفت تو نہیں؟ اور حقیقت یہی ہے کہ اس بارے میں قرآن مجید ہمیں رہنمائی فرماتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی مامور اور مرسل کا انکار اور تحقیر و تذلیل کی جاتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اُس کی سزا دیتا ہے۔ مغربی طاقتیں اور استعماری قوتیں کہیں عالم اسلام پر بطور سزا کے تو وارد نہیں ہوئی ہیں؟ ان بلاؤں اور سزاؤں سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ وقت کے مسیح موعود کو تسلیم کر لیا جائے اس کی عافیت اور حصار میں داخل ہوا جائے اور حقیقتاً یہ عافیت و حصار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا حصار و عافیت ہی ہے۔

جماعت احمدیہ کے چوتھے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تمام عالم اسلام کو دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادبار اور تنزل کا دور اور یہ بار بار کے مصائب حقیقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کا نتیجہ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس لئے آخری پیغام میرا یہی ہے کہ وقت کے امام کے سامنے سر تسلیم خم کرو۔ خدا نے جس کو بھیجا ہے اس کو قبول کرو۔ وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے، اس کے بغیر، اس سے علیحدہ ہو کر تم ایک ایسے جسم کی طرح ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو جس میں بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہوں لیکن وہ سر موجود نہ ہو جس کو خدا نے اس جسم کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے پیدا فرمایا ہے پس واپس لوٹو اور خدا کی قائم کردہ اس اصل سیادت سے اپنا تعلق باندھو۔ خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن اور فلاح کی راہ باقی نہیں ہے۔ اسی لئے دکھوں کا زمانہ لمبا ہو گیا۔ واپس آؤ اور توبہ اور استغفار سے کام لو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ خواہ معاملات کتنے ہی بگڑ چکے ہوں اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سر تسلیم خم کر لو تو نہ صرف یہ کہ دنیوی لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر اُبھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبہ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی اور وہ بات جو صدیوں تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی ہے وہ دہاکوں کی بات بن جائے گی وہ سالوں کی بات بن جائے گی۔ تم شامل ہو یا نہ ہو جماعت احمدیہ بہر حال تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے جس طرح پہلے اس راہ میں قربانیاں پیش کرتی رہی ہے آج بھی کر رہی ہے۔ کل بھی کرتی چلی جائے گی اور اس آخری فتح کا سہرا پھر صرف جماعت احمدیہ کے نام لکھا جائے گا۔ پس آؤ اور اس مبارک تاریخی سعادت میں تم بھی شامل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘ (حوالہ مذکورہ صفحہ ٨، ٩)

اللہ تعالیٰ عالم اسلام پر رحم فرمائے اور انہیں مامور زمانہ کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری)

اطلاع

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مرحوم کی جگہ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کو صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر فرمایا ہے۔ محترم حکیم صاحب موصوف صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان تھے۔ اب حضور انور ایدہ اللہ نے ان کی جگہ محترم مولانا محمد عمر صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ کو صدر مجلس کارپرداز مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو بزرگان کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور عمر و صحت کے ساتھ مقبول خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

خطبہ جمعہ

اے دشمنانِ احمدیت! جو دنیا کے کسی بھی کونے میں بس رہے ہو۔ تم احمدی پر جو بھی ظلم روا رکھنا چاہتے ہو رکھ لو لیکن ہمیں ہمارے ایمانوں سے سرِ مُو ہٹا نہیں سکتے۔ ہر جگہ کے احمدی سے تم یہی جواب سنو گے کہ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ تم جو کر سکتے ہو کر لو۔ ہمیں ہمارے ایمانوں سے نہیں پھیر سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

انڈونیشیا میں جماعت کے ابتدائی حالات اور مخالفتوں اور انڈونیشین احمدیوں کے صبر و استقامت کے عظیم الشان نمونوں کا تذکرہ

حال ہی میں چِک یُوسِک (انڈونیشیا) میں نہایت ظالمانہ اور سفاکانہ طور پر شہید کئے جانے والے تین احمدیوں مکرم توباکوس چاندرا مبارک صاحب، مکرم احمد ورسونو صاحب اور مکرم رونی پیارانی صاحب کا ذکر خیر۔

یہ وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ جو آسمان احمدیت کے روشن ستارے ہیں۔

مردان میں پنجاب رجمنٹ پر خودکش حملہ کے دوران ایک احمدی نوجوان منیر احمد کی شہادت۔

شہداء انڈونیشیا اور مکرم منیر احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 11رفروری 2011ء بمطابق 11رتبلیغ 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ۔ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۔ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اُوْلٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ۔ وَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔

(سورۃ البقرہ آیات 154تا 158)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور صلوۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں اُن کو مُردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں درندگی اور سفّاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مخالفینِ احمدیت نے جو تین احمدیوں کو شہید کیا ہے اُس سے ہر احمدی غمزدہ ہے۔ لیکن جیسا کہ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا بحیثیت جماعت بھی اور ہر احمدی کا ایک مومن ہوتے ہوئے بھی یہی طریق رہا ہے کہ ہم صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جان، مال اور ہر قسم کے نقصان کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے برداشت کرتے ہیں اور یہی کہتے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہ یقیناً ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی مومنین کی اللہ تعالیٰ نے نشانی بتائی ہے۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں، انہیں آج احمدیوں سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے۔ دشمن بار بار ہم سے یہ سلوک کرتا ہے اور ہم بار بار ان آیات کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے دہراتے رہتے ہیں۔ جان، مال کی قربانیاں چاہے انڈونیشیا کا احمدی دے رہا ہو، یا پاکستان کا احمدی دے رہا ہو، یا کسی اور ملک کا احمدی دے رہا ہو، جو مومنانہ شان کا مظاہرہ کرنے کی روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق نے ایک احمدی کے دل میں پھونک دی ہے وہ ہر جگہ کے رہنے والے احمدی میں ایک قدر مشترک ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر جو نقصان پہنچایا جا رہا ہے، خدا تعالیٰ کی خاطر جو ہم سے قربانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی جواب کی تلقین فرمائی ہے اور اسی جواب کا عملی مظاہرہ ہمارے آقا و سید حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور یہی روح آپ نے اپنے صحابہ میں پھونک دی تھی جنہوں نے اس کے عملی نمونے دکھائے۔ بلکہ ہر نبی کے ماننے والے پر جب اس کے دشمنوں نے زندگیاں تنگ کیں، ہر زمانے کے فرعون نے جب ایمان لانے والوں کو جان سے ہاتھ دھونے یا اپنے ایمان سے پھر جانے میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کی شرط رکھی تو ایمان لانے والوں نے ہمیشہ اپنے ایمان کی مضبوطی کا ہی اظہار کیا۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے وقت میں بھی جب شعبدہ دکھانے والوں پر یہ ظاہر ہو گیا کہ ہمارے جادو کے مقابلے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام جو پیش کر رہے ہیں وہ دنیاوی جادو نہیں ہے بلکہ تائید الٰہی ہے اور ایک ایسا نشان ہے جس کا دنیاوی تدبیروں سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جب اُن پر یہ حقیقت کھل گئی کہ جو پیغام حضرت موسیٰ علیہ السلام دے رہے ہیں وہ الٰہی پیغام ہے تو وہ اس پر فوراً ایمان لے آئے۔ اس پر فرعون کی فرعونیت کو بڑی ٹھیس پہنچی۔ غصہ سے لال بھبھوکا ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ تمہارے اس فعل کی میں تمہیں ایسی عبرتناک سزا دوں گا جو ہمیشہ یاد رہے گی تو اس پر ایمان لانے والوں نے فرعون کو یہی جواب دیا تھا کہ ہم تمہیں خدا تعالیٰ کے نشانات پر فوقیت نہیں دے سکتے، خدا تعالیٰ پر ایمان پر فوقیت نہیں دے سکتے۔ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ۔ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (طٰهٰ:73)۔ یعنی پس ہمارے ایمانوں کو پھیرنے کے لئے تو جتنا زور لگا سکتا ہے لگا لے۔ تُو صرف ہماری اس دنیاوی زندگی کو ہی ختم کر سکتا ہے۔ لیکن ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان ہو کر ہمیں جو ملنے والا ہے وہ اس سے بہت بڑھ کر ہے جس کا تیری بادشاہت تصور بھی نہیں کر سکتی۔ پس اگر موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے اس ایمان کا مظاہرہ کر سکتے ہیں تو ہم تو اُس افضل الرسل اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جس پر کامل شریعت اتری، جس پر عمل کرنے سے ہم ایمانوں کی انتہا تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے اُس مسیح محمدی کے ماننے والے ہیں جس نے ایمان ثریا سے لا کر پھر ایک سلسلہ نشانات کے ذریعہ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ پس کیا ہم آج کے فرعونوں یا فرعون کے چیلوں سے ڈر کر اپنا ایمان ضائع کر دیں گے؟ جبکہ ہمیں تو خدا تعالیٰ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ کی خوشخبری دے رہا ہے۔ ہمیں ہمارے صبر کے مظاہروں اور جان کے نذرانے پیش کرنے پر ہمیشہ کی زندگی کی بشارت دے رہا ہے۔ پس جو لوگ ایمان کی اس حالت پر پہنچے ہوں انہیں نہ دھمکیاں اپنے نیک مقاصد سے ہٹا سکتی ہیں، نہ ظلم و بربریت کی انتہا اپنے ایمانوں پر قائم رہنے سے روک سکتی ہے۔ پس اے دشمنانِ احمدیت! جو دنیا کے کسی بھی کونے میں بس رہے ہو، تم احمدی پر جو بھی ظلم روا رکھنا چاہتے ہو رکھ لو لیکن ہمیں ہمارے ایمانوں سے سرِ مُو ہٹا نہیں سکتے۔ ہر جگہ کے احمدی سے تم یہی جواب سنو گے کہ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ تم جو کر سکتے ہو کر لو۔ ہمیں ہمارے ایمانوں سے نہیں پھیر سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

انڈونیشیا کے احمدیوں نے بھی دشمن کو یہی جواب دیا۔ وقتاً فوقتاً ان لوگوں کو پہلے دھمکیاں مل رہی تھیں لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ان لوگوں نے ان دھمکیوں کی ذراسی بھی پروانہیں کی۔ یہ چھوٹی سی جماعت ہے جہاں یہ واقعہ ہوا ہے۔ صرف تیس افراد پر مشتمل کُل جماعت ہے جس میں عورتیں بچے شامل ہیں۔ سات فیملیز ہیں۔ صرف سات خاندان ہیں۔ لیکن یہ سب اس بات پر دشمن کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر راضی نہ تھے کہ جماعت سے علیحدگی کا اعلان کریں اور ان نام نہاد مُلّاؤں کے پیچھے چل پڑیں۔ اُس وقت وہاں مُلّاں کا یا جواُن کے چیلے تھے اُن کا سب سے بڑا مطالبہ یہ تھا کہ اپنے معلم کو یہاں سے نکالو جبکہ معلم کوئی غیر نہیں تھا۔ کوئی باہر سے آیا ہوا نہیں تھا۔ بلکہ اُسی قصبے کا رہنے والا تھا۔ وہیں کا باشندہ تھا۔ بہر حال جب مخالفت حد سے زیادہ بڑھنی شروع ہوئی تو ساتھ کی جماعتوں کے بیس خدام مختلف وقتوں میں ڈیوٹی کے لئے وہاں آیا کرتے تھے۔ وہ وہاں مشن ہاؤس میں آ کر بیٹھتے تھے کہ یہ لوگ کہیں مشن ہاؤس پر قبضہ نہ کرلیں۔ کیونکہ عموماً پولیس کی پشت پناہی ان کو حاصل ہے اور ہمارے ساتھ ان لوگوں کا یہی طریق رہا ہے کہ جب ہم انتظامیہ کے کہنے پر یا لوگوں کی وجہ سے اپنا کوئی مکان یا مشن ہاؤس یا مسجد خالی کرتے ہیں تو انتظامیہ اس پر تالے لگا دیتی ہے یا لوگوں کو قبضہ کروا دیتی ہے یا خود بھی اگر یہ قبضہ کرلیں تو انتظامیہ اُسے خالی نہیں کرواتی۔ یہ گزشتہ کئی سال سے تجربہ ہو رہا تھا۔ اس لئے اب اُس کے بعد سے یہی فیصلہ ہوا ہے کہ جو بھی گزر جائے ہم نے کبھی بھی جگہ خالی نہیں کرنی۔ ہمارے لوگ مشن ہاؤس میں تھے اور اندر بیٹھے تھے۔ ان ظالموں نے جب حملہ کیا ہے تو اندر جا کر درانتیوں اور ٹوکوں اور چاقوؤں اور ڈنڈوں سے احمدیوں کو زخمی کر کے کھینچتے ہوئے باہر لے آئے جبکہ پولیس بھی باہر کھڑی تھی اور یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ سب نے یہ خبر سن لی ہے کہ تین احمدیوں کو شہید کیا اور پانچ کو زخمی کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت کی ایمانی حالت اُسی طرح مضبوط ہے بلکہ زیادہ مضبوط ہے۔ یہ سب کچھ انتہائی ظالمانہ طریق پر کیا گیا۔ زمانہ جاہلیت کے کفار کی مثال قائم کر دی گئی۔ افسوس کہ ان نام نہاد ظالم مسلمانوں نے ہمیشہ کی طرح اُس رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن کے نام پر یہ کیا ہے جو رحمتیں بانٹنے آیا تھا۔ جس عظیم نبی نے جنگ میں بھی بعض اصول مقرر فرمائے تھے کہ ان کی پابندی کی جائے۔ جس نے جنگ کے جرم میں ملوّث مقتولوں کے بارہ میں بھی یہ ہدایت دی تھی کہ ان کا مُثلہ نہیں کرنا جو عرب میں عام رواج تھا۔ کیونکہ یہ کسی بھی طرح سے مناسب نہیں ہے کہ لاشوں کی بے حُرمتی کی جائے۔ مذہب تو ایک طرف، انسانیت کے ادنیٰ اصولوں کے بھی یہ خلاف ہے۔ لیکن ہمارے احمدیوں پر حملہ کرنے والے ان ظالموں نے ایسے ظالمانہ طور پر لاشوں کی بے حُرمتی کی ہے کہ لاشیں پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ پہلے جو رپورٹ آئی تھی اُس میں غلطی سے کچھ دوسرے لوگوں کا نام دے دیا گیا تھا۔ پھر جب دوبارہ پہچان کی گئی تو پتہ لگا کہ نہیں، یہ تو اور لوگ ہیں۔ اُن کے عزیزوں نے آ کر پھر مختلف نشانیوں سے اُن لاشوں کو پہچانا۔ ان لوگوں نے تو لاشوں کی بے حُرمتی میں کفّار کو بھی مات کر دیا تھا۔ ہمارا دل ان کی حرکتوں پر جو ہمارے پیاروں کی شہادت اور اُن کی لاشوں سے بے حُرمتی پر انہوں نے کیں، بے شک غمزدہ تو ہے اور بے قرار ہے لیکن سب سے بڑا ظلم جو ان لوگوں نے کیا، جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا، وہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے آقا و مولیٰ اور محسنِ انسانیت اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کیا گیا۔ یہ اس قدر ظالمانہ کام تھا کہ ملکی اور غیر ملکی دونوں پریس نے اس کی خبریں دی ہیں اور ویڈیو دکھانے سے اس لئے انکار کر دیا کہ یہ جو انسانیت سوز نظارے ہیں، جو مناظر ہیں، یہ ہم نہیں دکھا سکتے۔ الجزیرہ چینل جو عموماً اس قسم کی خبریں دے دیتا ہے، اس حرکت پر تو اس نے بھی کانوں کو ہاتھ لگایا۔ الجزیرہ نے اپنی خبر میں بتایا کہ یہ ایک خوفناک اور دردناک منظر تھا۔ پولیس کھڑی تھی اور ایک جلوس احمدیوں کے گھروں پر حملہ آور تھا۔ کہتا ہے پھر قتل و غارت شروع ہوتی ہے اور تین آدمیوں کو ننگا کر کے پتھروں اور لاٹھیوں سے اور چاقوؤں اور نیزوں سے مارا گیا۔ یہ کہتا ہے کہ اس کی جو فوٹیج (Footage) بنائی گئی ہے، جو تصویریں کھینچی گئی ہیں وہ ایسی نہیں کہ دکھائی جا سکیں۔

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن نے کہا ہے کہ احمدیوں کے خلاف جو یہ ظالمانہ کارروائی ہوئی ہے اس کو مقامی لوگ انڈونیشین علماء کونسل کے فیصلہ کے مطابق صحیح سمجھتے ہیں۔ مقامی لوگوں سے مراد وہ جو کرنے والے تھے۔ یہ ہیں آج کل کے علماء جو آج سے ہزاروں سال پہلے کے جاہلانہ اور ظالمانہ کاموں کو اسلام کے نام پر کرنے کی مسلمانوں کو ترغیب دلا رہے ہیں۔ The Economist ایک رسالہ ہے، اُس نے لکھا ہے کہ یہ ظلم مسلمانوں اور عیسائیوں کی لڑائی کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ مسلمان کہلانے والوں نے مسلمانوں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ پھر لکھتا ہے کہ اگر کسی میں اس ظالمانہ عمل کی فلم دیکھنے کی طاقت ہو تو دیکھو گے کہ یہ ظالمانہ قتل و غارت گری بالکل مختلف قسم کی تھی جو آج کل کی تعلیم یافتہ اور مہذب دنیا سے بعید ہے۔ پھر لکھتا ہے کہ جس نے دوسرے شہریوں کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہمارے بہت سارے احمدیوں نے بھی اس کی ویڈیو دیکھی ہے اور جس نے بھی دیکھی ہے مجھے یہی لکھا ہے کہ ایک آدھ منٹ سے زیادہ ہم دیکھ نہیں سکے۔ ایک خاتون نے لکھا کہ مَیں نے بچوں سے چھپ کر دیکھی اور رونے لگی اور بچے پریشان تھے کہ کیا وجہ ہے؟ ہماری ماں کیوں رو رہی ہے؟

اسی طرح ایک الجیرین احمدی میرے پاس آئے اور ذکر کرتے ہی دھاڑیں مار مار کر رونے لگ گئے۔ اُس کا ایسا خوفناک نقشہ ہے کہ آدمی برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن ان لوگوں نے اپنے بچوں تک کے دل اتنے سخت کر دیئے ہیں کہ وہاں کھڑے سارے نظارے پر وہ تالیاں بجاتے رہے۔ نیویارک ٹائمز، فنانشل ٹائمز، ان سب نے تقریباً اسی طرح کی خبریں لکھی ہیں۔

جاکرتا پوسٹ جو اُن کا اخبار ہے، اُس میں ایک مضمون نگار کا مضمون ہے، وہ لکھتا ہے کہ ”جماعت احمدیہ کے افراد پر تازہ حملہ جس وجہ سے بھی ہوا، لیکن یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں اقلیتی گروپ کے لئے کسی بھی قسم کے مہذب جذبات اور خیالات نہیں ہیں۔ جبکہ یہ احمدی بھی اور دوسرے مذہبی گروپ بھی تعمیرِ وطن میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ انڈونیشیا کی تعمیر میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ لکھتا ہے کہ یہ افسوسناک واقعہ انڈونیشیا کی تاریخ کا ہمیشہ کے لئے ایک انمٹ حصہ بن چکا ہے۔ پھر لکھتا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کی تعلیم غیر اسلامی ہے اس لئے ان کو جینے کا کوئی حق نہیں، یہ سب لوگ راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں یا بھٹکا دیئے گئے ہیں۔ پھر لکھتا ہے کہ بیسویں صدی کی نئی سوچ اور ترقی پسند سوچ احمدی سکالرز نے ہی انڈونیشیا کو دی ہے۔ کہتا ہے کہ ہمارے لیڈروں نے جن میں صدر سوئیکارنو بھی شامل ہیں، قرآنِ کریم کا ترجمہ جماعتِ احمدیہ کے سکالر کا ہی لکھا ہوا پڑھا ہے۔ جس سے ان کو قرآنِ کریم کی سمجھ آئی، جس سے ان کے علم میں اضافہ ہوا۔ پھر لکھتا ہے کہ ہم اس اقلیتی گروپ کے یقیناً شکر گزار ہیں۔ جماعت احمدیہ کی اس ملک کے لئے خدمات انمول ہیں۔ یہ اس مضمون کا خلاصہ ہے جو مَیں نے بیان کیا ہے۔ یہ لکھنے والے جوگ جاکرتا کی اسلامی یونیورسٹی کے ایک لیکچرر ہیں۔ بہر حال جکارتہ پوسٹ، جکارتہ گلوب وغیرہ نے اس حوالے سے یہ خبریں شائع کی ہیں۔ اور بڑی سختی سے اس عمل کو اور اس حرکت کو ردّ کیا ہے اور حکومت کو توجہ دلائی ہے۔ کم از کم وہاں کے میڈیا اور پڑھے لکھے لوگوں میں یہ جرأت تو ہے کہ ظلم کے خلاف انہوں نے آواز اٹھائی ہے۔ کچھ بولنے والے ہیں جس سے قوم کی بہتری کی کوئی امید کی جا سکتی ہے۔ کاش کہ یہ جرأت پاکستان کے پڑھے لکھے لوگوں میں بھی پیدا ہو جائے اور پریس میں بھی پیدا ہو جائے۔

جماعت احمدیہ کی مخالفت انڈونیشیا میں کوئی نئی نہیں ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ سے الٰہی جماعتوں سے طاغوتی طاقتوں کا سلوک رہا ہے، شیطان کا سلوک رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی بھی کسی نہ کسی رنگ میں خاص طور پر اسلامی ممالک میں مخالفت ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہتی ہے۔ اور انڈونیشیا میں جماعت کے قیام سے ہی یہ مخالفت رہی ہے۔ ہمیشہ مُلّاں راہِ راست سے ہٹا رہا ہے اور انڈونیشیا میں اُس نے جماعت کی ہمیشہ مخالفت کی ہے۔ مُلّاں کا تو خیر طریقہ ہی یہی ہے۔ وہ کسی بھی ملک کا مُلّاں ہو، اُس نے حق کو نہیں ماننا کیونکہ ان کے اپنے مفادات ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ حق کو قبول کرلیں گے تو ان کی روزی بند ہو جائے گی، اُن کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔ اُن کے علم کی اصلیت ظاہر ہو جائے گی۔

بہر حال مَیں آج جماعت انڈونیشیا کی ابتدائی مختصر تاریخ اور ظلموں کا بھی ذکر کر دیتا ہوں۔ پھر شہداء کا ذکر کروں گا۔ انڈونیشیا میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز اور احمدیت کا نفوذ الٰہی تصرفات کے موجب عجیب رنگ میں ہوا ہے۔ اس ملک کو یہ اعزاز اور فخر حاصل ہے کہ اس کے چار افراد کو جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں جا کر خود احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کوئی مبلغ انڈونیشیا نہیں گیا جس نے وہاں جماعت قائم کی بلکہ چار افراد خود قادیان آئے اور وہ اس مقصد کے لئے نہیں آئے تھے کہ احمدی ہوں گے بلکہ پھرتے پھراتے آئے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ 1923ء میں سماٹرا کے چار نوجوان محترم مولوی ابوبکر ایوب صاحب، مولوی احمد نورالدین صاحب، مولوی زینی دَحلان صاحب اور حاجی محمود صاحب دینی تعلیم کے حاصل کرنے کے لئے سماٹرا سے ہندوستان آئے۔ خدا کی تقدیر انہیں کلکتہ، لکھنؤ اور لاہور کے بعد قادیان کھینچ لائی۔ اگست 1923ء میں یہ چاروں نوجوان قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ درخواست کی کہ ہماری دینی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی درخواست قبول فرماتے ہوئے اُن کی تعلیم کا بندوبست فرمایا اور دورانِ تعلیم ہی ان پر احمدیت کی حقیقت و صداقت ظاہر ہوئی اور انہوں نے احمدیت قبول کرلی۔ قادیان میں بیعت کرنے والے انڈونیشین نوجوانوں نے بیعت کے بعد پھر احمدیت کے نور سے جلد اپنے ملک کو بھی منور کرنے کی کوشش کی۔ وہیں بیٹھے بیٹھے قادیان سے ہی انہوں نے اپنے رشتے داروں کو تبلیغی خطوط لکھنے شروع کر دیئے اور اس طرح انڈونیشیا میں تبلیغ کے لئے راہ ہموار ہونا شروع ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب 29 نومبر 1924ء کو یورپ کے دورے سے واپس گئے ہیں تو ایک استقبالیہ حضور کے اعزاز میں دیا گیا۔ اس دعوت میں ان طلباء نے جو انڈونیشیا سے آئے تھے حضور سے یہ استدعا کی کہ حضور! مشرق کے اِن جزائر کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ اُس وقت حضور نے وعدہ فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مَیں خود یا میرا کوئی نمائندہ آپ کے ملک میں جائے گا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا انتخاب فرمایا اور آپ کو وہاں بھیجا جو سمندری جہاز کے راستے سفر کرتے ہوئے ستمبر 1925ء میں اس ملک میں پہنچے۔ اور سب سے پہلے سماٹرا میں آچیہ کی ایک چھوٹی سی بستی ”تاپاتُو آن“ (Tapatuan) میں وارد ہوئے۔ وہاں کی تہذیب و معاشرت اور تھی۔ زبان مختلف تھی۔ غیر لوگ تھے۔ اپنا جاننے والا بھی کوئی نہ تھا۔ لیکن یہ تمام ابتدائی مراحل اور مشکلات حضرت مولوی صاحب کی ہمت اور ارادہ میں فرق نہ ڈال سکے اور زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے انفرادی تبلیغ بھی شروع کر دی۔ پھر علماء سے بحث مباحثے اور مناظرے بھی شروع ہو گئے۔ حضرت مولوی صاحب کو خدا تعالیٰ نے

اپنی تائید ونصرت سے نوازا اور چند ماہ میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشیا کی پہلی جماعت قائم ہوگئی اور آٹھ افراد نے بیعت کی۔ اس کے بعد مزید بیعتیں ہوتی چلی گئیں۔ بہر حال ایک لمبی تفصیل ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو جیسا کہ میں نے کہا آغاز میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک زبان کا مسئلہ، پھر مخالفتیں بھی شروع ہوئیں اور تہذیب وغیرہ مختلف تھی، تمدنی روایات مختلف تھیں۔ بہر حال جیسا کہ میں نے بیان کیا کہ مولوی صاحب نے اس پر قابو پالیا۔ علماء نے وہاں یہ فتویٰ دے دیا کہ احمدیوں کی کتب اور مضامین نہ پڑھے جائیں اور نہ ہی ان کے لیکچر سنے جائیں۔ جب مقامی احمدیوں کی تعداد بڑھنے لگی تو وہاں کے لوگوں نے مقامی احمدیوں کا بائیکاٹ کرنا شروع کر دیا حتی کہ اخبارات والے بھی کوئی خبر چھاپنے کے لئے تیار نہ تھے۔ کوئی مضمون چھاپنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ مخالفت اس حد تک بڑھ گئی کہ لوگوں کے تین تین ہزار کے مجمع مولوی صاحب کی رہائش گاہ کے آگے کھڑے ہو کے نعرے بازی اور ہلڑ بازی کرتے تھے اور طرح طرح کے دل آزار نعرے لگاتے تھے اور گالیاں دیتے تھے۔

بہر حال اس کے بعد پھر حاجی محمود صاحب بھی وہاں آ گئے۔ مولویوں نے کسی طرح زبردستی اُن سے یہ بیان لکھوا لیا کہ میں احمدیت چھوڑتا ہوں اور اس پر ایک اشتہار شائع کروا دیا اور بڑا شور پڑا۔ اس کے بعد مولوی صاحب کی مخالفت اور بھی زیادہ شدت سے شروع ہوگئی۔ لیکن بہر حال حاجی محمود صاحب بعد میں سنبھل گئے اور علماء کی چالوں سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا۔ اور جب علماء کو یہ پتہ لگا کہ ہمارا منصوبہ ناکام ہوگیا ہے تو متفقہ طور پر حضرت مولوی رحمت علی صاحب کو ملک بدر کرنے کے لئے کوششیں شروع کر دیں اور حکومت کے افراد اور نمائندوں تک گئے۔ لیکن حکام نے انہیں کہہ دیا کہ ہم مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں کریں گے۔ بہر حال یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔ دسمبر 1927ء میں پاڈانگ میں غیر احمدی علماء کے ساتھ ایک مباحثہ ہوا جس میں بڑے علماء اور مشائخ اور اخباروں کے ایڈیٹر اور حکومتی عہدیدار موجود تھے۔ اس مباحثے میں جماعت احمدیہ کے مبلغ کو ان میں برتری حاصل رہی اور جیسا کہ مقدر تھا یہ ہونا ہی تھا۔ مخالف علماء کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس کے نتیجے میں احمدیت کی تبلیغ کی راہ ہموار ہوگئی۔ اس دوران میں انڈونیشیا میں تیسری جماعت ڈوکو (Doko) کے مقام پر قائم ہوئی۔

حضرت مولوی رحمت علی صاحب اکتوبر 1929ء میں واپس قادیان تشریف لائے اور 1930ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دوبارہ ان کو سماٹرا جانے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت مولوی صاحب نے حضور کی خدمت میں اپنی معاونت کی غرض سے ایک مزید مبلغ بھجوانے کی درخواست کی۔ اس درخواست کو حضور نے قبول فرماتے ہوئے محترم مولوی محمد صادق صاحب کو آپ کے ساتھ انڈونیشیا جانے کا ارشاد فرمایا اور پھر یہ دونوں انڈونیشیا گئے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 539۔ نظر ثانی شدہ ایڈیشن)

انڈونیشیا میں جیسے جیسے احمدیت کو فروغ حاصل ہوتا جا رہا تھا احمدیت کی مخالفت میں بھی اضافہ ہونے لگا۔ ابتداء تین جماعتوں کو ابتلا کا سامنا کرنا پڑا۔ 'تاپک تو آن' کی جماعت پر وہاں کے راجہ کی طرف سے ابتلا وارد کیا گیا اور احمدیوں کو باقاعدہ نماز کی ادائیگی سے روک دیا گیا۔ (وہاں کا جو مقامی راجہ تھا اُس نے روک دیا) جمعہ کی نماز کی ممانعت کر دی گئی اور تبلیغ عام بند کر دی گئی۔ یہ تمام سختیاں اُن پر عائد کر دی گئیں۔ 'لہوسوکن' کی جماعت کو بھی وہاں کے راجہ نے ظلم کا تختۂ مشق بنایا اور سب کو مجبور کیا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ کذّاب اور دجّال کہیں ورنہ انہیں اس جگہ سے نکال دیا جائے گا۔ ایک احمدی مکرم گرو علی صاحب کو ان کے عہدے سے معزول کر دیا گیا۔ تنکو عبدالجلیل اور ان کے چھوٹے بھائی کو احمدی ہونے کی بنا پر گاؤں سے نکال دیا گیا۔ بہر حال مولوی ابوبکر ایوب صاحب بھی اس دوران میں فارغ ہو کے قادیان سے وہاں آ گئے تھے۔ تو آپ ''کسا رن'' کے علاقے میں تبلیغ کر رہے تھے۔ آپ پر تبلیغ کی پابندی عائد کر دی گئی۔ ایک روز رات بارہ بجے کے بعد شہر کا ایک سرکردہ پولیس افسر پولیس کے ہمراہ وہاں کے سلطان کے حکم سے آپ کو گرفتار کرنے کے لئے آیا۔ اُس نے اس وقت کے حاضر افراد کے نام نوٹ کر لئے اور کہا کہ آپ اور آپ کے ساتھی صبح چیف ڈسٹرکٹ صاحب کے پاس دفتر میں حاضر ہو جائیں۔ صبح جب محترم مولوی صاحب اور آپ کے ساتھی دفتر مذکور پہنچے تو آپ پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ چیف صاحب سوالات کر کے گرفت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی صاحب انتہائی فراست اور حکمت سے تمام سوالوں کے جواب دیتے رہے اور اس کا چیف جسٹس آفیسر جو تھا اُس پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ کہتے ہیں اُس وقت اس کی حاکمانہ صورت جاتی رہی اور پھر وہ دلچسپی اور خندہ پیشانی کے ساتھ تقریباً آدھا گھنٹہ احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرتا رہا اور بعد میں بڑی عزت سے ان سب کو رخصت کر دیا۔

جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ انڈونیشین مضمون نگار نے انڈونیشیا کے بنانے میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا تھا، اس کا مختصر ذکر کر دیتا ہوں۔ یہ تو ذکر پہلے ہو گیا کہ جماعت کس طرح وہاں قائم ہوئی؟ کیا کیا مشکلات شروع دور میں ہوتی رہیں؟ ہمیشہ سے یہاں مخالفت رہی ہے۔ بہر حال پھر جماعتی خدمات کیا تھیں؟ اس بارے میں مختصر بیان کرتا ہوں کہ تحریکِ آزادی انڈونیشیا کے حق میں برصغیر پاک و ہند سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پُرزور آواز بلند کی اور دوسرے مسلمانوں کو بھی تحریک کی کہ وہ مسلمانانِ انڈونیشیا کی تحریکِ آزادی کی زبردست تائید کریں۔ اس کا اظہار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 16/اگست 1946ء کے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ حضور کی اس تحریک کے بعد قادیان کے مرکزی پریس کے علاوہ دنیا بھر کے احمدی مشنوں کو بھی انڈونیشیا کی تحریکِ آزادی کے حق میں مؤثر آواز بلند کرنے کے لئے کہا گیا۔ یہاں تک کہ بالآخر انڈونیشیا کو آزادی مل گئی۔ اس کی کچھ تفصیل اس طرح ہے کہ جاپانی حکومت کے خاتمہ پر ڈاکٹر سوئیکارنو نے 17 اگست 1945ء کو انڈونیشیا کی آزادی کا اعلان کر دیا اور ڈچ حکومت کے خلاف سارے ملک میں آزادی کی جنگ لڑی جانے لگی۔ اس موقع پر مبلغین احمدیت اور دوسرے احمدیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے ماتحت تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا اور مبلغین احمدیت اور جماعت کے سربرآوردہ احباب نے ری پبلکن حکومت کے ساتھ مل کر کام کیا۔ سید شاہ محمد صاحب 'جوگ جاکرتا' پہنچے اور ڈاکٹر سوئیکارنو سے ملاقات کی اور ان سے درخواست کی کہ میں آزادی کی اس تحریک میں شامل ہو کر اس ملک کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ (آپ بھی مبلغ تھے) صدر سوئیکارنو نے اور کاموں کے علاوہ آپ کے سپرد ریڈیو سے اردو زبان میں خبریں نشر کرنے کا کام کیا۔ آپ کے علاوہ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب اور مکرم ملک عزیز احمد خان صاحب نے بھی تقریباً دو تین ماہ ریڈیو براڈ کاسٹر کا کام کیا۔ سید شاہ محمد صاحب تو جوش وخروش سے اس تحریک میں شامل رہے۔ ان کا جوش وخروش اتنا تھا کہ ایک سابق وزیر داخلہ نے کہا کہ ''ہم سید شاہ محمد صاحب کو اپنی قوم ہی کا ایک فرد تسلیم کرتے ہیں۔'' یہ ہندوستانی نہیں۔

شاہ محمد صاحب کی خدمات کا اعتراف اس طرح سے ہے۔ سید شاہ محمد صاحب نے تحریک آزادی انڈونیشیا میں جو کردار ادا کیا اور جو خدمات سرانجام دیں ان کو سراہتے ہوئے 3 اگست 1957ء کو انڈونیشیا نے زیر خط (اُن کا نمبر ہے) سند خوشنودی عطا کی۔ اور یہ سند جنرل سیکریٹری وزارت اطلاعات کے توسط سے دی گئی۔ اور اس میں تحریر کیا گیا کہ ''ہم سید شاہ محمد صاحب ہیڈ آف دی احمدیہ مسلم مشن مقیم جاکرتا کی ان خدمات اور کارناموں کے لئے انتہائی رنگ میں قدر ومنزلت کا اعتراف کرتے ہیں جو انہوں نے انڈونیشین قوم اور حکومت ری پبلک انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی کے ضمن میں اُس زمانہ میں سرانجام دیں۔ وزارتِ اطلاعات کی قیادت میں شعبہ پبلسٹی کے رکن ہونے کی پوزیشن میں جناب موصوف نے ہمیشہ اپنی دماغی قابلیت اور دیگر صلاحیتوں سے پورے یقین و وثوق سے بین الاقوامی رائے عامہ کو اس طرف مبذول کرایا کہ حکومت ری پبلک انڈونیشیا کی جدوجہد صداقت اور حق پر مبنی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ جن دنوں ڈچ حکومت نے جوگ جاکرتا دارالحکومت انڈونیشیا پر حملہ کر کے قبضہ کیا اس زمانہ میں بھی جناب موصوف نے ہماری جدوجہد میں پوری امداد جاری رکھی۔ (پھر لکھتے ہیں کہ) یو۔این۔او کے فیصلہ کی روشنی میں جاکرتا سے جب ڈچ افواج کا انخلاء ہوا اور نئی حکومت جوگ جاکرتا منتقل ہوئی اُس وقت بھی جناب موصوف اُس کمیٹی کے ممبر تھے جو حکومت ری پبلک انڈونیشیا کے از سرِ نو قیام کیلئے بنائی گئی تھی۔ پھر اسی سند میں لکھا ہے کہ جب پریذیڈنٹ سوئیکارنو ڈچ حکومت کی نظر بندی کے بعد جوگ جاکرتا آئے تو موصوف اس کمیٹی کے بھی ممبر تھے جس نے صدر سوئیکارنو کا استقبال کیا۔ پھر اس سند میں لکھتے ہیں کہ ڈچ حکومت سے اختیارات لینے کے بعد صدر سوئیکارنو جب جاکرتا آئے تو موصوف بھی اس قافلہ میں شامل تھے جو صدر سوئیکارنو کے ہمراہ تھا اور موصوف واحد غیر ملکی تھے۔ جب حکومت کے دفاتر جوگ جاکرتا منتقل ہوئے تو بعد میں موصوف ریڈیو ری پبلک انڈونیشیا کے شعبہ نشر و اشاعت سے منسلک ہو کر اردو کے پروگرام میں نہایت عمدگی سے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بعد میں اپنے فرائض بحیثیت انچارج احمدیہ مسلم مشن انڈونیشیا انجام دینے لگے''۔

انڈونیشیا کے پہلے صدر جن کا ذکر آیا ہے کہ انہوں نے قرآن کریم بھی پڑھا تھا تو احمدیوں سے پڑھا، وہ اپنی کتاب جس کا نام انڈونیشین میں Di Bawa Bendera Revolusi ہے، تحریر کرتے ہیں کہ ''اگرچہ میں احمدیت کے بعض مسائل سے متفق نہیں بلکہ انکار کرتا ہوں، تب بھی اس کی تعلیمات اور اس کے فوائد کا احسان مند ہوں جو مجھے اس کی طرف سے تحریرات کی شکل میں حاصل ہوئے اور جو عقل اور جدید تقاضوں کے عین مطابق اور وسعتِ ذہن پیدا کرنے والے ہیں''۔ (صفحہ 346)

تو یہ ہے اس کی تفصیل۔ یہ زبانی قربانیاں یا عملی قربانیاں ہی نہیں تھیں یا صرف مشورے کی حد تک نہیں بلکہ 1946ء میں تحریک آزادی کے دوران بعض احمدی احباب اپنی زندگیاں قربان کر کے شہیدوں میں شامل ہوئے۔ جن میں ایک ہمارے مکرم راڈین محی الدین صاحب صدر جماعت انڈونیشیا جو سیکرٹری کمیٹی برائے انڈونیشیا بھی تھے، انڈونیشیا کے پہلے جشنِ آزادی کی تیاریوں میں مصروف تھے کہ آپ کو ڈچ افواج نے اغوا کر لیا اور بعد میں آپ کو شہید کر دیا۔ تو ملکی آزادی میں احمدیوں کا خون بھی شامل ہے۔ یہ تو جماعت احمدیہ کی انڈونیشیا

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کے لئے ،اُس ملک کے لئے قربانی اور کام اور خدمات کا ذکر ہے۔لیکن علماء اور شدت پسند گروپوں نے ،گروہوں نے اپنے ظلموں کی داستانیں بھی ساتھ ساتھ جاری رکھیں۔بعض پرانے شہدائے احمدیت انڈونیشیا کا میں ذکر کرتا ہوں۔ 1947ء میں درج ذیل 6(چھ)احمدی احباب شہید کئے گئے۔

مکرم جائید صاحب(Jaed)،مکرم سورا صاحب(Sura)،مکرم سائری صاحب(Saeri)،مکرم حاجی حسن صاحب،مکرم راڈین صالح صاحب،مکرم دحلان صاحب(Dahlan)۔ان چھ احباب نے سنگا پارنا ویسٹ جاوا کے گاؤں میں شہادت کا مقام پایا۔وہابی موومنٹ کے دارالاسلام نامی ایک گروپ نے ڈنڈوں اور پتھروں سے اِن احمدیوں پر شدید حملہ کیا اور اُن کو گھروں میں اہل خانہ کی آنکھوں کے سامنے بڑی بے دردی سے مارتے مارتے گھسیٹتے ہوئے گاؤں سے باہر لے گئے اور مار مار کر شہید کر دیا۔دارالاسلام گروپ نے حملہ سے قبل اُن کو مجبور کیا کہ احمدیت چھوڑ دیں لیکن یہ سب احمدیت پر ثابت قدم رہے۔استقامت دِکھائی۔احمدیوں کے ساتھ وہاں جو سلوک ہو رہا ہے یہ ظالمانہ فعل بہت پُرانے ہیں۔اس کے دو سال بعد 1949ء میں درج ذیل احمدی احباب نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

مکرم سانوسی صاحب(Sanusi)،مکرم اومو صاحب(Omo)،مکرم تحیان صاحب (Tahyan)، مکرم سہرومی صاحب(Sahromi)،مکرم سوما صاحب(Soma)،مکرم جملی صاحب(Jumli)،مکرم سرمان صاحب(Sarman)،مکرم اوسون صاحب(Uson) اور مکرمہ ایڈوٹ صاحبہ(Idot) اور مکرمہ اونیہ صاحبہ (Uniah) دو خواتین کو بھی شہادت کا اعزاز حاصل ہوا۔

اِن احمدی احباب نے سنگا پارنا ویسٹ جاوا کے گاؤں SANGIANG LABONG میں شہادت کا مقام پایا۔ان کو بھی وہابی تحریک کے گروپ دارالاسلام نے ڈنڈوں، پتھروں اور اینٹوں سے حملہ کر کے شہید کیا۔ان کو بھی گھسیٹتے ہوئے گاؤں سے باہر لے گئے اور وہاں انتہائی ظالمانہ طریق سے مارتے مارتے شہید کر دیا گیا۔اِن کو بھی مجبور کیا گیا کہ احمدیت سے توبہ کریں لیکن ان سب نے انکار کیا اور استقامت دکھائی اور ثابت قدم رہے۔

پھر اس کے بعد جماعت احمدیہ کی مخالفت کا ایک شدید دور 2001ء میں شروع ہوا جس میں مکرم پاپوک حسن صاحب(Papuq Hasan) کو22/جون 2001ء میں شہید کیا گیا۔آپ کی عمر پچپن سال تھی اور قریباً ایک سو مخالفینِ احمدیت نے مغربی لمبوک کے ایک گاؤں 'لالوا'(Laloaw) کی جماعت پر حملہ کیا۔مخالفین، جماعت کی مسجد کو تباہ کرنا چاہتے تھے۔پاپوک حسن صاحب دیگر احمدی احباب کے ساتھ مخالفین کے حملہ کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور شدید زخمی ہوئے اور بیہوش ہو کر گر گئے۔فوراً ہسپتال لے جایا گیا لیکن بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے راستے میں جامِ شہادت نوش فرمالیا۔

2002ء میں حکومت کے کارندے بھی ان ظالموں کے ساتھ مل گئے اور مختلف قسم کے ظلم ہوتے رہے۔ مانسلور (Manislor) کے علاقے میں مخالفین نے احمدیہ مساجد اور احمدی گھروں میں پتھراؤ کیا۔ دو مساجد اور بیالیس(42)احمدی گھروں کے شیشے وغیرہ توڑے۔لوکل گورنمنٹ نے جماعت مانسلور کی مساعی کو روکنے کے لئے آرڈر جاری کیا کہ احمدی احباب مسجد کا استعمال نہیں کر سکتے۔15/جولائی 2005ء کو جماعت انڈونیشیا کی مرکزی مسجد اور سینٹر پر سینکڑوں مخالفین کے گروہ نے حملہ کیا اور جماعتی عمارات اور املاک کو نقصان پہنچایا۔ پولیس کھڑی تماشا دیکھتی رہی۔بعض عمارتوں کو آگ لگائی گئی۔اور سارا سینٹر، مساجد، مشن ہاؤسز، ذیلی تنظیموں کے دفاتر اور دیگر عمارات کو حکومت نے سِیل (Seal) کر دیا۔یہ حکومت بھی اب ان کے ساتھ شامل ہو رہی ہے۔

19/ستمبر 2005ء کو پانچ سو مخالفین نے ریجن سیانجور(Cianjur) کی پانچ جماعتوں پر حملہ کیا۔ پانچوں جماعتوں کی مساجد کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔دروازے، کھڑکیاں، شیشے توڑے گئے۔مشن ہاؤسز کو بھی نقصان پہنچایا گیا اور سامان وغیرہ لوٹ لیا گیا۔ بہت ساری چیزیں جلا دی گئیں۔ چھیاسی (86) گھروں کو نقصان پہنچایا اور توڑ پھوڑ کی گئی۔بعض گھروں کو جلا دیا گیا۔سامان لوٹ لیا گیا۔بعض مقامات پر احمدیہ مدرسوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ ان جماعتوں میں احمدی احباب کی کاریں موٹر سائیکل بھی جلائے گئے۔

19/اکتوبر 2005ء رات نو بجے سو مخالفین جماعت نے کیٹا پانگ(Kitapang) پر حملہ کیا۔ تین احمدی گھروں کو نقصان پہنچایا۔دو احمدی دوست زخمی ہوئے۔ اس جماعت کے احباب قبل ازیں پانکور (Pancor) اور سیلونگ(Selong) کے علاقے میں مقیم تھے جہاں 2002ء میں مخالفین نے حملہ کر کے ان کو مسجد اور گھروں سے نکال دیا تھا اور ان کے گھروں کو بھی جلا دیا اور مسجد کو بھی جلا دیا تھا۔ چنانچہ یہ وہاں سے ہجرت کر کے کیٹا پانگ(Kitapang) کے علاقے میں آئے تو ان پر اکتوبر 2005ء میں یہاں بھی حملہ کیا گیا۔ ہر جگہ سے تکلیفیں برداشت کیں لیکن پھر بھی اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔

فروری 2006ء میں مغربی لمبوک جزیرہ کی جماعت کیٹا پانگ(Kitapong) پر حملہ ہوا۔تیئس (23) گھروں کو نقصان پہنچا۔ چھ گھر جلا دیئے گئے۔احبابِ جماعت کی دکانوں کو نقصان پہنچایا گیا۔سامان لوٹ لیا گیا۔ ان کے مال مویشی لوٹ لئے گئے۔129 احباب جماعت بے گھر ہوئے اور یہ علاقہ چھوڑنا پڑا۔

10/نومبر 2007ء کو پنگوان(Pangauban) گاؤں میں لوکل مولوی کی قیادت میں مدرسوں کے طلباء نے ہماری مسجد کو گرا دیا اور 26 احمدیوں کو یہاں سے دوسرے علاقے میں منتقل ہونا پڑا۔

ستمبر 2007ء میں مسجد محمود سنگا پارانہ(Singa Parana) پر مخالفین کی طرف سے اس ماہ میں تیسرا حملہ ہوا۔مساجد کی تمام کھڑکیاں توڑ دی گئیں۔ چھت کو بھی نقصان پہنچایا۔دفتری سامان اور فرنیچر توڑ دیا گیا۔

18/دسمبر 2007ء میں مخالفین نے جن کی تعداد 500 سے زائد تھی مانسلور(Manislor) جماعت پر حملہ کیا۔مخالفین کا تعلق ڈیفنس فرنٹ اور مجلسِ مجاہدین انڈونیشیا سے تھا۔ جماعت کی دو مساجد کو نقصان پہنچایا۔توڑ پھوڑ کی گئی اور جہاں مسجد کے سامان کو نقصان پہنچایا، بارہ(12) قرآنِ کریم بھی جلا دیئے۔9 مساجد کو پولیس نے سِیل (Seal) کر دیا۔گھروں کو نقصان پہنچایا گیا اور توڑ پھوڑ کی گئی۔تین افراد زخمی ہوئے۔

بہرحال اس وجہ سے لوگوں کو وہاں سے نکلنے پر مجبور کیا گیا اور اب تک مختلف جگہوں پر یہی حالات ہیں۔ تو (جماعت) انڈونیشیا کے ساتھ یہ سابقہ حالات ہو رہے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے وہ ایمان کی مضبوطی دکھاتے ہوئے ایمان پر قائم ہیں اور ہر شر کا صبر سے، حوصلے سے، دعا سے مقابلہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔اب یہ تازہ شہادتیں جو ہوئی ہیں یہ اس جاری ظلم کا ہی نتیجہ ہیں جو کئی سال پہلے سے شروع ہوا تھا۔لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اس دفعہ مقامی پریس نے بھی کھل کر لکھا ہے اور باہر کی پریس نے بھی لکھا ہے اور اس کی کافی شہرت ہوئی ہے۔

بہرحال اب مَیں ان شہداء کا ذکرِ خیر کرتا ہوں جو شہید ہوئے ہیں۔

اس میں پہلے شہید ہیں مکرم توباکوس چاندرا مبارک صاحب (Tubaqus Chandra Mubarak)۔ یہ پیدائشی احمدی تھے۔ان کی عمر 34 سال تھی۔ جماعتی مرکز میں رہتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوی ہے جو 5 ماہ کی حاملہ ہے۔8 سال کی شادی کے بعد پہلا بچہ پیدا ہونے والا ہے۔انکی خواہش ہے کہ بچہ وقف کیا جائے گا۔انہوں نے وقف نو کے کاغذات پر کر لئے تھے لیکن ابھی مرکز کو بھجوانے تھے۔انشاء اللہ تعالیٰ آ جائیں گے۔ بچہ تو وقفِ نو میں شامل ہو جائے گا۔chandra صاحب جماعت کے سیکرٹری زراعت تھے۔اور جماعت کی زمین جو مرکز میں واقع ہے اس کی ذمہ داری بھی ان کے سپرد تھی۔ بہت ہی مخلص اور جماعتی کاموں میں بہت فعال تھے۔چندہ باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ان کا سارا خاندان ہی بہت مخلص احمدی ہے۔واقعہ کے ایک دن پہلے ان کی بیوی نے ان سے کہا کہ جماعت cikesik (جہاں یہ حملہ ہوا ہے) وہاں مت جائیں۔مَیں پانچ ماہ کی حاملہ ہوں۔آپ کو میرا خیال کرنا چاہئے۔یا میرا خیال کریں یا جماعت کا خیال۔انہوں نے کہا کہ اس وقت میں جماعت کو ترجیح دیتا ہوں۔صرف ڈرائیور کے طور پر وہاں جانا تھا اور ڈیوٹی والے خدام کو وہاں پہنچانا تھا۔اور ابھی یہ وہیں تھے کہ حملہ ہو گیا۔مرحوم اپنے کارکنان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا کرتے تھے۔ ہر نماز مسجد میں باجماعت ادا کیا کرتے تھے اور اپنی بیوی کو بھی یہی تاکید کرتے کہ وقت پر نماز ادا ہونی چاہئے۔ایک بہادر خادم تھے۔

توباکوس چاندرا مبارک صاحب (جن کا ذکر ہو رہا ہے) مشن ہاؤس کے اندر تھے اور سب خدام سے آگے تھے۔مخالفین نے ان کے جسم پر چھریوں کے بہت سے وار کئے اور ظالمانہ طور پر مارا۔ پھر مخالفین نے ان کو لٹکا دیا اور مارتے رہے۔ بعد میں نیچے اتارا اور ان کی لاش کو ڈنڈوں اور پتھروں سے مارا اور لاش کا حلیہ بگاڑ دیا۔ پہلے ان کی لاش پہچانی نہیں گئی۔ بعد میں Chandra صاحب کے چھوٹے بھائی نے آکر اس لاش کو جسم کے ایک نشان سے پہچانا کہ یہ ان کے بھائی Chandra صاحب کی لاش ہے۔

دوسرے شہید ہیں احمد ورسونو صاحب(Warsono)۔ان کا تعلق شمالی جاکرتا سے تھا۔ ان کی عمر 38 سال تھی۔ 2002ء میں بیعت کی توفیق پائی۔اہلیہ کے علاوہ چار بچے ہیں۔ان کو احمدیت کا تعارف 2000ء میں ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ انڈونیشیا تشریف لے گئے تھے۔ایک احمدی دوست نے ان کو لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔انہوں نے دلچسپی سے پڑھا اور دو سال کی تحقیق کے بعد بیعت کا فیصلہ کیا۔ بعد میں ان کی اہلیہ نے بھی بیعت کی اور بہت جلد احمدیت کی سچائی پر مضبوطی سے قائم ہو گئے۔احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے وہ اپنے والدین سے اچھا سلوک نہیں کرتے تھے۔لیکن جب وہ احمدیت میں داخل ہوئے تو ان کے والدین بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کے اخلاق اچھے ہو گئے اور وہ والدین کا ادب کرتے اور نرمی سے پیش آتے۔ روحانیت میں بہت ترقی کی۔ کہتے تھے کہ مَیں تبلیغ کرتا ہوں تو آسمانی مدد محسوس کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ میری ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ ایک دن ان کو روپے کی سخت ضرورت تھی۔گھر کا کرایہ ادا کرنا تھا اور روزمرہ کی ضروریات درپیش تھیں۔انہوں نے بہت دعائیں کیں۔آخر کچھ دیر بعد ایک آدمی آیا اور ان کو کام کروانے کے لئے لے گیا اور جو رقم ملی اس سے ضرورت پوری ہو گئی۔ان کی بڑی خواہش تھی کہ اپنی زندگی میں دوسروں کے کام آئیں۔ان کو خواب آئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات ہوئی۔اور کئی بیعتیں بھی انہوں نے کروائیں۔تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔بہت

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر:0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

بہادر تھے۔ بعد میں آئے لیکن بہتوں سے آگے نکل گئے۔

ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ جب حملہ ہوا تو ورسونو صاحب مشن ہاؤس کے اندر تھے۔ مخالفین نے چھریوں اور درانتی اور ڈنڈوں سے ان کو ظالمانہ طور پر مارا۔ انکی لاش باہر لائی گئی اور مخالفین باری باری پولیس اور لوگوں کے سامنے لاش کو مارتے رہے۔ پولیس تماشہ دیکھتی رہی۔ ان کی لاش بھی پہچانی نہیں گئی تھی بلکہ ایک دوسرے خادم نے غلطی سے کسی دوسرے آدمی کو سمجھا لیکن بعد میں جب صحیح طرح دیکھا گیا تو پتا لگا کہ یہ ورسونو صاحب ہیں، دوسرے خادم نہیں ہیں۔

رونی پسارانی صاحب (Roni Pasarani)۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 35 سال تھی۔ 11 جنوری 2008ء میں بیعت کی تھی۔ ابھی دو سال ہی ہوئے تھے۔ شمالی جاکرتا کے رہنے والے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 5 اور 6 سال کی دو بچیاں چھوڑی ہیں۔ بیعت سے قبل قاتل، ڈاکو اور قمار باز تھے۔ ورسونو صاحب جو خود بھی شہید ہوئے ہیں ان کی تبلیغ سے احمدیت کے بارہ میں علم ہوا۔ ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ سے ملا ہوں جس نے پگڑی پہنی ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک دن ورسونو صاحب کے گھر ان کو ملنے آئے اور دیوار پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر کہنے لگے کہ ان کو خواب میں دیکھا تھا۔ اس طرح یہ احمدیت کے مزید قریب ہوگئے اور جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ چنانچہ 2008ء کے سال میں Roni صاحب نے بیعت کی توفیق پائی۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ان کی کایا پلٹ گئی اور ان کی بیوی بہت حیران رہ گئی کہ RONI صاحب پر روحانی انقلاب برپا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی نہ کوئی نیکی پسند آئی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اتنے بڑے اعزاز سے نوازا کہ ساری برائیاں چھوڑ کے پہلے احمدیت کی قبولیت کی توفیق عطا ہوئی اور پھر شہادت کا رتبہ بھی پایا۔ پانچوں نمازوں کے علاوہ تہجد بھی ادا کرتے تھے اور جماعتی کتب باقاعدہ پڑھتے تھے۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ بہت بہادر تھے۔ دو سال کا جتنا بھی عرصہ ان کو ملا احمدیت کی بہت تبلیغ کی اور ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں کئی بیعتیں بھی ہوئیں۔ ایک اہم بات ان کے بارے میں یہ بھی ہے کہ یہ کئی دفعہ کہتے تھے کہ ’’شہید کے طور پر مرنے کی خواہش ہے‘‘۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی۔

مکرم رونی پسارانی صاحب کی شہادت بھی مکرم ورسونو صاحب کی طرح ہوئی۔ مخالفین نے ان کو بھی چھریوں اور درانتیوں اور ڈنڈوں سے مارا۔ ان کی لاش باہر لائی گئی اور پھر اسی طرح بے حرمتی کی گئی اور حلیہ بگاڑا گیا۔

تو یہ وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ جو آسمانِ احمدیت کے روشن ستارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ جماعت انڈونیشیا کے ہر فرد کے ایمان میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے جس کشف کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے نقشِ قدم پر چلنے والے کچھ اور لوگوں کے ملنے کا ذکر فرمایا تھا، ان میں یہ دور دراز علاقے میں رہنے والے لوگ بھی شامل ہیں جن میں سے بہت سوں نے خلفائے احمدیت میں سے بھی کسی کو نہیں دیکھا لیکن ایمان کی مضبوطی ان کی بے مثال ہے۔ خلافت سے وفا کا تعلق قابلِ تقلید ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کشف کا مَیں پہلے بھی پچھلے بعض خطبات میں ذکر کر چکا ہوں، دوبارہ بتاتا ہوں۔ کشف یوں ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں نے کشفی حالت میں...... دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی اور مَیں نے کہا اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو، تا وہ بڑھے اور پھولے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں ’’سو مَیں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا‘‘۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20۔ صفحہ 75-76)

یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کے بہت سے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ پس یہ شہداء تو اپنا مقام پا کر، قابلِ تقلید مثالیں چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے اور قادیان سے ہزاروں میل دور رہتے ہوئے بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کو ثابت کرنے والے بن گئے۔ لیکن ہم پیچھے رہنے والوں کو بھی اپنی ایمانی حالتوں کا ہر وقت جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ ہمیں ہر شہادت کے بعد یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ان ظلموں کی وجہ سے صرف یہ نہیں کہ اپنے ایمانوں کو ضائع نہیں ہونے دیں گے بلکہ اس میں بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔ کسی قسم کی ایسی حرکت نہیں کریں گے جس سے ہماری روایات اور ہمارے صبر پر حرف آتا ہو، جس سے ہماری اپنے ملک سے وفا پر حرف آتا ہو۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا جماعت انڈونیشیا نے بھی انڈونیشیا کی تعمیر میں ایک کردار ادا کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد جس ملک میں بھی رہتا ہے اُس کا وفادار ہے اور ہونا چاہئے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہے گا۔ وفا کا یہ تقاضا ہے کہ ہم یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملکوں کو ظالموں کے پنجہ سے آزاد کرے اور ہم پر کبھی ایسے حاکم مسلّط نہ کرے جو رحم کرنا نہ جانتے ہوں۔ ہم دنیاوی تدبیر کے لئے قانونی چارہ جوئی تو کرتے ہیں لیکن قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ ہاں اپنے رب کے حضور جھکتے ہیں۔ ہمارا زیادہ انحصار، قانونی چارہ جوئی کرنے سے زیادہ انحصار اپنے ربّ کے حضور جھکنے میں ہے۔ اس سے دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد پر ہمارا انحصار ہے۔ اس کی رحمتوں پر ہمارا انحصار ہے۔ اور اب بھی ہم ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور ہی جھکیں گے۔ ہمیشہ یہ دعا پڑھتے رہیں رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (البقرۃ:251)۔ اللہ کرے کہ ہمارے میں سے کسی ایک کے بھی پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو صبر کی ہی تعلیم دی۔ آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے‘‘۔

آپ فرماتے ہیں ’’اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دکھ نہ دیتے اور دُکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے۔ مگر خدا تعالیٰ ان کے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے‘‘۔

آپ فرماتے ہیں کہ ’’جو شخص دُکھ دیتا ہے، یا تو توبہ کر لیتا ہے‘‘۔ (آخری نتیجہ یہ ہوگا) ’’یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 543۔ مطبوعہ ربوہ)

جو بھی ہمیں دُکھ دے رہا ہے، اُن میں سے کچھ تو ہیں جن کی اصلاح ہو جائے گی اور توبہ کر لیں گے یا پھر فنا ہو جائیں گے۔

پس دعاؤں اور صبر کے ساتھ اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی طاقت بھی عطا فرمائے اور شریر لوگوں کا خاتمہ فرمائے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں لے لے اور دشمنوں کی پکڑ کرے۔ ہمارے مخالفین کی ہمارے سے کوئی ذاتی دشمنی تو ہے نہیں۔ یہ سب جو ہم احمدیوں کے ساتھ ہو رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دشمنی ہی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اور اس کی اب ہر جگہ انتہا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ دشمن کو عبرت کا نشان بنائے اور جن کی اصلاح اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقدر نہیں ہے اُن کے جلد پکڑ کے سامان بنائے۔

جو زخمی ہیں اُن کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائے۔ تین زخمی ابھی ہسپتال میں ہیں جبکہ دو فارغ کر دیئے گئے ہیں جن کی صحت اللہ کے فضل سے ٹھیک ہے۔

انڈونیشین احمدیوں کو بھی مَیں خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تمام احمدیوں کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ مجھے مختلف خطوط آ رہے ہیں جن میں آپ لوگوں کے لئے فکر اور پریشانی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ وہاں ظلم کے یہ نظارے جو مختلف ویب سائٹس وغیرہ پر دکھائے گئے ہیں، اس نے ہر احمدی کو ایک درد اور تڑپ میں مبتلا کر دیا ہے جس کی وجہ سے وہ آپ کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر شر سے آئندہ ہر احمدی کو بچائے اور دشمن کے منصوبے انہی پر لوٹائے۔

ابھی ان شہداء کی نمازِ جنازہ غائب بھی مَیں پڑھوں گا۔ اس کے ساتھ ہی کل مردان میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ پنجاب رجمنٹ میں خودکش حملے سے وہاں جو فوجی ٹریننگ لے رہے تھے، اُن میں سے کئی اموات ہوئی ہیں۔ اُن میں ہمارے ایک احمدی نوجوان منیر احمد بھی شامل تھے جو ابھی بھرتی ہوئے تھے۔ بیگووال کے رہنے والے اور ٹریننگ لے رہے تھے اور شاید پاسنگ آؤٹ پریڈ تھی یا کیا تھا، بہر حال وہ بھی اس میں شہید ہوئے ہیں۔ اُن کو بھی اس جنازے میں شامل کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ یہ ہمارے دو واقفینِ زندگی مبلغین محمود احمد منیر صاحب مربی سلسلہ اور مبشر احمد صاحب کے بھانجے تھے۔ نوجوان کی صرف اکیس سال عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے والدین کو بھی صبر، ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ☆ ☆ ☆

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

شریف جیولرز ربوہ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

تحفظ ختم نبوت کے جلسوں کی حقیقت

(مکرم تنویر احمد ناصر، نائب ایڈیٹر بدر) قسط: اوّل

قارئین کو یہ بخوبی علم ہے کہ جمیعۃ علماء ہند دیوبندی مکتبہ فکر کی تنظیم ہے۔ جس کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسلام کی حفاظت کیلئے کوشاں رہنے والے، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اس وقت جمیعت علماء ہند دو دھڑوں پر مشتمل ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف اکثر مخالفانہ بیان بازی جاری رہتی ہے۔ اخبارات میں بھی یہ بیان بازیاں شائع ہوتی ہیں چنانچہ مورخہ ۱۳ مارچ ۲۰۱۱ء کی اخبار ہندسماچار کی اشاعت میں ''مولانا علی حسن مظاہری صدر جمیعۃ علماء ہریانہ یمنا نگر، ہریانہ میں تحفظ جمہوریت کے نام سے منعقد ہونے والی کانفرنس کے متعلق لکھتے ہیں۔

''یمنا نگر کے ابراہیم پور گاؤں میں ہونے والی یہ کانفرنس غریب عوام کو کچھ سکھانے اور ان کو حائل مسائل کو اعلیٰ حکام تک پہنچانے یا انہیں بہکا کر کنگال کرنے کی کوشش کیلئے منعقد کی جارہی ہے۔ یا منعقدین کا اس سے کوئی ذاتی مفاد تو وابستہ نہیں؟''

انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ جمیعۃ علماء ہند کے دونوں گروپ یکجا ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتنے بڑے پیمانے پر عوام سے چندہ وصول کر کے ایک مختصر سی کانفرنس کا انعقاد سمجھ سے بالا ہے''

قارئین کرام دراصل یہ ہاتھی کے دانت ہیں جو کھانے کے اور اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اگرچہ آپسی اختلاف کے باعث یہ دو گروپوں میں منقسم ہیں لیکن جہاں جماعت احمدیہ مسلمہ کی مخالفت کا ذکر ہو وہاں یہ دونوں دھڑے کیا تمام فرقے باوجود صدہا اختلافات اور فتاویٰ تکفیر کے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر بغل گیر نظر آتے ہیں اور الکفر ملۃ واحدۃ کا نظارہ پیش کرتے ہیں۔

اسلام کی خدمت کا نام لیکر اٹھنے والی ایک آواز احرار بھی ہیں۔ جن کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ وہ اُمت مسلمہ کی ہمیشہ غلط رہنمائی کرتے رہے ہیں چنانچہ مسجد شہید گنج کا واقعہ اس بات پر شاہد ہے۔ احرار ہند نے ایک بار پھر اُمت مسلمہ کو ''تحفظ ختم نبوت'' کے نام پر گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ 10 اپریل 2011ء کو مجلس احرار نے تحفظ ختم نبوت کے نام پر اپنا صد سالہ اجلاس لدھیانہ میں منعقد کیا جس میں پنجاب اور دیگر اضلاع سے احراریوں اور اسلام کے دیگر فرقوں کے علماء اور خاص و عام نے شرکت کی۔ گذشتہ کئی دنوں سے اس جلسہ کے انعقاد کی خبریں اخبارات میں آرہی تھیں۔ ان خبروں میں اشاروں کنایوں اور کھلے بندوں حسب معمول تحفظ ختم نبوت کی آڑ میں جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ کے خلاف زہر فشانیوں اور ہرزہ سرائیوں کی بھرمار تھی اور ۱۰ اپریل کو لدھیانہ کے جلسہ میں یہ زہر فشانیاں اور ہرزہ سرائیاں اپنے عروج کو پہنچ گئیں۔ یہ جلسہ Fast Way Network کی جانب سے براہ راست نشر کیا گیا۔

اس جلسہ میں احراریوں نے آنحضرت ﷺ کے مقدس نام کی آڑ لیکر آپ کے فرزند روحانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی ایسی گالیاں دیں جن کو سن کر انسانیت بھی شرمسار ہو جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیہ مسلم جماعت پر نام نہاد احراری علماء نے جو سراسر کذب بیانی اور اشتعال انگیزی کی باتیں کی ہیں۔ یہ امر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشگوئی فرمایا تھا کہ اس اُمت کی رہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ آخری زمانہ میں مسیح موعود کو مبعوث فرمائے گا جو اپنی روحانیت کے لحاظ سے مسیح ناصری سے مشابہ ہوگا گویا اُس کا آنا مسیح ناصری کا آنا ہوگا۔ اسی لئے آنے والے مسیح موعود اور حضرت مسیح ناصری میں حیرت انگیز مشابہت نظر آتی ہے چنانچہ منجملہ اُن میں سے ایک یہ امر بھی ہے کہ جس طرح یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باوجود سچا نبی ہونے کے ملعون سمجھ لیا بعینہٖ اُسی طرح آج کے یہ مسلمان اسلام کے بطل جلیل اور آنحضور ﷺ کے عاشق صادق کو جو کہ اسلام اور بانئ اسلام کے خلاف ایک لفظ بھی سننا گوارا نہیں کرتا تھا اور آنحضورؐ کے اوپر ہونے والے اعتراضات کے سامنے سینہ سپر رہتا تھا، کو ہی اسلام اور آنحضرتؐ کا دشمن قرار دے رہے ہیں اور ایسے عاشق رسول کو گندی گندی گالیاں دیکر بعینہ وہی ظلم کر رہے ہیں جو یہودیوں نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر کیا۔ اور اس طرح اپنے ہی کفر پر مہر کر لی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

قارئین کرام! اپنے اس جلسہ میں ان احراریوں نے شرافت کی تمام حدود و قیود کو بالائے طاق رکھ وہ انسانیت سوز حرکات کیں کہ رہتی دنیا تک ۱۰ اپریل کا دن احرار کے ماتھے کا کلنک بن کر رہے گا۔ آنحضرت ﷺ کے مقدس نام پر منعقد کئے جانے والے اس جلسہ میں ایک بھی تقریر ایسی نہیں تھی جس میں آنحضرت ﷺ کے پاکیزہ اخلاق پر روشنی ڈالی جاتی۔ سیرت کے مختلف پہلو قرآن مجید، احادیث ﷺ اور تاریخ کے ذریعہ اُجاگر کئے جاتے۔ ہر مقرر نے آتے ہی اپنی تقریر کا آغاز سستی شہرت اور اپنے آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی سے کیا اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے گزشتہ ۱۲۱ سال سے مخالفین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اسی طرح ناپاک الزامات اور دشنام طرازیوں کے تیر چلاتے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اس بدزبانی سے ہر احمدی کا دل غم زدہ ہے۔ لیکن ہم اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے روحانی جانشین کی اس پیاری تعلیم پر عمل پیرا ہیں کہ اپنے مخالفوں سے بھی پیار کرو۔ طائف کا دردناک واقعہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے جبکہ کفار نے آپؐ کے مقدس جسم کو پتھروں سے لہولہان کر دیا تھا۔ مگر آپؐ نے اُن کے خلاف بدعا نہیں کی کوئی گالی نہیں نکالی بلکہ ہدایت کی دُعا کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اُسی آقا دوجہاں کے غلام کامل تھے آپ نے بھی اپنے آقا و مطاع کی نیابت میں گالیوں اور بدزبانیوں اور ہرزہ سرائیوں کی بوچھاڑ جھیلی اور جماعت احمدیہ بھی آپ کے اسوۂ حسنہ کی اتباع میں وہی پاکیزہ اخلاق ظاہر کر رہی ہے کہ بدی کا مقابلہ ہرگز بدی سے نہ کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں۔

گالیاں سن کر دُعا دو پاکے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

ہے کوئی ایسا کامل غلام جس نے اپنے آقا و مولیٰ کی خاطر اس قدر تکالیف جھیلی ہوں۔ خدا کی قسم نہیں اگر ہزار سورج لیکر بھی دنیا کسی ایسے غلام کامل اور عاشق صادق کو ڈھونڈنے نکلے گی تو وہ سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے کسی کو اس میدان میں کھڑا نہیں پائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
گر کوے تو سر عشاق را زند
اول کسے کہ لاف تعشق زند منم

قارئین! ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے اور یہاں ہر کسی کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے ہر انسان کو اپنی بات کہنے کا حق حاصل ہے لیکن اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ ایک انسان اپنی آزادی اظہار خیال کا ناحق استعمال کر کے اُن باتوں کا اعلان کرنے لگ جائے جن کے اعلان کی وطن عزیز ہندوستان کا قانون اجازت نہیں دیتا۔

احراریوں نے اپنے اس جلسہ میں جہاں خلاف شرع باتیں کیں وہیں خلاف قانون باتیں بھی کیں۔

چنانچہ رات کے وقت اُونچی آواز میں لاؤڈ سپیکر چلانا اور جلسے جلوس نکالنا غیر قانونی ہے۔ جلسے میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں (احمدیوں) کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ ہندوستان کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ حکومت نے کبھی بھی مذہبی معاملات میں دخل نہیں دیا۔ اور اپنی طرف سے کسی کا مذہب متعین نہیں کیا۔ ہندوستانی قانون کے مطابق ایک ہندوستانی کا وہی مذہب و مسلک ہے جس پر وہ خود کاربند ہے۔ اور کسی کو اختیار نہیں کہ اُس کا مذہب اُس کی مرضی کے خلاف اپنی مرضی سے متعین کرے۔ دنیا میں کسی ملک نے سوائے پاکستان کے ایسی حماقت نہیں کی اور دنیا نے دیکھ بھی لیا کہ ایسی حماقت کر کے اس ملک کا انجام کیا ہوا۔

پھر اس جلسہ میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جلسہ سالانہ قادیان پر آنے والے پاکستانی احمدیوں کو حکومت ویزہ نہ دے۔ یہ بھی حکومتی معاملات میں دخل اندازی ہے۔ یہ طے کرنا حکومت کا کام ہے کہ وہ اپنے ملک میں آنے کیلئے کس کو ویزہ دینا مناسب سمجھتی ہے اور کس کو نہیں۔ پاکستان سے آنے والے احمدیوں کو دہشت گرد بتانے والے یہ نام نہاد ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالیں اور دیکھیں کہ ان کے بھڑکاؤ بیانات ملک میں کس قدر فرقہ وارانہ فسادات اور دہشت گردی کو ہوا دیتے ہیں۔ اسی طرح جلسہ میں علی الاعلان یہ کہا گیا کہ حکومت احمدیوں کا جلسہ بند کرے اور اگر حکومت سے نہیں ہوتا تو ہم قادیان جا کر ان کا جلسہ بند کریں گے۔ یہ بھی حکومتی معاملات میں دخل اندازی ہے اور قانون اپنے ہاتھ میں لینے والی بات ہے۔ قادیان میں جلسہ سالانہ حکومت ہند کی اجازت اور مرضی سے ہوتا ہے اور نہایت پرامن ماحول میں اللہ اور رسول کی باتیں سناتے ہوئے ہوتا ہے جبکہ ان نام نہاد علماء احرار کے جلسے سوائے شرانگیزیوں اور فتنہ پردازیوں کے کچھ نہیں۔ اللہ اور رسول کے نام پر ہزاروں لوگوں کو جمع کر کے سوائے بھڑکاؤ بیانات کے ان کے جلسوں میں کچھ نہیں۔ حکومت کو ایسے جلسوں کے بارے میں فوری ایکشن لینے کی ضرورت ہے جن میں ملک کے امن و امان کو خطرہ ہو اور فتنہ کی باتیں ہوں۔

اسی طرح احراریوں کے لیڈر حبیب الرحمٰن لدھیانوی ثانی نے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانی حضور ﷺ کی محبت لوگوں کے دلوں سے نکال رہے ہیں۔ ہم جیل جانا بھی جانتے ہیں اور مارنا بھی جانتے ہیں جو بھی سیاسی پارٹی قادیانیوں کا ساتھ دے گی تمام مسلمان ان کا بائیکاٹ کریں گے۔ ہم قادیان کے اندر ختم نبوت مسجد بنائیں گے یا وہ نہیں یا ہم نہیں۔ انہوں نے تمام مسلمانوں کو اپنے ساتھ تلوار رکھنے کا حکم دیا۔ اور کہا کہ اگر کسی مسلمان کو اس وجہ سے جیل جانا پڑا تو ہم سب اُس کے ساتھ جیل جائیں گے۔

اپنے بیان میں جناب نے کہا کہ اب مناظروں سے بات نہیں بنے گی۔ جب تک سرے سے اس فتنہ (نعوذ باللہ) کی سرکوبی نہ ہوگی تب تک یہ فتنہ ختم نہ ہوگا۔ انہی کی اقتداء میں اترا کھنڈ کے ایک مولوی صاحب نے کہا کہ ہمیں قادیانیوں کو دنیا سے ختم کرنا ہے اور اس کے لئے ہم سب جیل جانے کیلئے

تیار ہیں۔ اوران کا خاتمہ مناظروں یا جلسوں سے نہیں بلکہ اُس طرح ہوگا جیسے عثمان نے کہا۔

اسی طرح عتیق الرحمٰن لدھیانوی نے اپنے بیان میں کہا کہ اگر یہ (یعنی احمدی) باز نہیں آتے تو اگلی کانفرنس قادیان میں کریں گے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا سیلاب قادیان کی طرف چل پڑے نہ قادیان رہے نہ قادیانی۔

یہ بیان سراسر ہندوستان کی سیکولر شان کے خلاف ہیں۔ ہندوستان میں ہر کسی کو مذہبی آزادی ہے وہ کہیں بھی جا کر جلسہ کرسکتا ہے مگر اُسے اس بات کی آزادی نہیں کہ وہ جلسے کی آڑ میں نہتھے اور معصوم لوگوں پر حملہ کے ارادہ کا اعلان کرتا پھرے۔

ہم عتیق الرحمٰن صاحب کو یہ بتانا چاہیں گے کہ قادیان ہندوستان کا ایک اٹوٹ حصہ ہے جس طرح ہندوستان اپنے اوپر ہونے والے باہری حملوں کی سرکوبی کیلئے پوری طرح سے مستعد ہے اُسی طرح اندرونی فتنہ پروروں کے تدارک کیلئے بھی پوری طرح مستعد ہے۔

ان کے علاوہ احراری علماء نے اپنے اس جلسہ میں بعض قراردادیں بھی پڑھ کر سنائیں جن میں بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ سب بیانات ایک سیکولر ملک کی شان کے مطابق ہیں یا مخالف؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ سب بیانات ہندوستان کے سیکولر قوانین کے سراسر خلاف ہیں۔ اپنے ان بیانات سے ان علماء نے مسلمانوں کو احمدیوں پر حملہ کرنے کیلئے اُکسایا ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ان کا پہلے بھی یہی دستور رہا ہے۔

ختم نبوت کے مقدس نام کی آڑ میں ہندوستان میں اپنے سیاسی مفاد حاصل کرنے والی یہ سیاسی پارٹی جگہ جگہ مذہبی منافرت کو ہوا دینے کا کام کررہی ہے۔ افسوس اس بات پر ہے کہ یہ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں جو سراسر قرآن مجید کے بیان کے خلاف ہیں اور اس کی وجہ محض یہ ہے کہ یہ نہ خود قرآن مجید کے مطالب پر غور کرتے ہیں اور نہ عوام کو کرنے دیتے ہیں اپنے سیاسی مفاد اور مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کیلئے جماعت احمدیہ کو ہدف بناتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان کا مقصد ان جلسوں سے صرف اور صرف اقتدار حاصل کرنا رہا ہے۔ اگر واقعی آنحضرت ﷺ سے سچی محبت ہوتی تو جگہ جگہ مذہبی منافرت کو ہوا دیتے نہ پھرتے۔ جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی آنحضرت ﷺ سے محبت نہیں کرتے اور آپؐ کی محبت کو لوگوں کے دلوں سے نکالتے ہیں اور اس طرح مسلمانوں کے دلوں میں احمدی مسلمانوں کے خلاف نفرت کا بیج بوتے ہیں۔ حکومت کو مجلس حرار کے ان دہشت گردی اور فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دینے والے بیانات کے خلاف توجہ دینے کی ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ ان کے ان بیانات کے نتیجہ میں ملک میں فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو جائیں اور معصوم اور بے گناہوں کا خون ہو جائے۔ اس سے پہلے بھی ان احراری علماء کا یہ طریق رہا ہے کہ وہ مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف ورغلاتے رہے ہیں اور انہیں جان سے مارنے اور قتل کرنے کے فتوے دیتے رہے ہیں چنانچہ ذی علم احباب اس حقیقت کو جانتے ہیں اور احرار اور خصوصاً حبیب الرحمٰن کے بیانات و تقاریر پر روک لگانے کی مانگ کرتے رہے ہیں چنانچہ روزنامہ دینک جاگرن اپنی ۲۵/جنوری ۲۰۱۱ء کی اشاعت میں ’’لدھیانوی کے سہارنپور آنے پر روک لگائیں‘‘ کے عنوان سے لکھتا ہے۔

’’رام پور منی ہاران۔ بہوجن سماج وادی پارٹی کے لیڈر اور سابق چیئرمین شہاب الدین نے SDM کو چٹھی لکھ کر پنجاب وقف بورڈ کے چیئرمین حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی پر جذبات بھڑکانے کا الزام لگایا ہے۔

شہاب الدین نے SDM کو لکھے خط میں کہا کہ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی جب بھی سہارنپور آتے ہیں تو مسلمانوں کے مذہبی جذبات بھڑکاتے ہیں۔ پچھلی بار بھی جب وہ آئے تھے تو قادیانی (احمدی۔ ناقل) وغیرہ قادیانیوں میں فساد کروادیا تھا۔ وہ جہاں بھی جاتے ہیں بھڑکاؤ تقریروں سے فضا خراب کرتے ہیں۔ پنجاب کے مالیرکوٹلہ میں ان کی کئی بھڑکاؤ تقاریر سے دنگا بھڑک اُٹھا تھا۔ اب دارالعلوم میں بھی گٹ بازی کو ہوا دے رہے ہیں۔ سابق چیئرمین نے SSP سے لدھیانوی کے سہارنپور آنے پر روک لگانے کی مانگ کی ہے۔‘‘

قارئین کرام! سب سے عجیب بات یہ ہے کہ کہ احرار نے اپنے جلسہ میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے وہ پاکستان کی طرح احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے۔ تحفظ ختم نبوت کے ان ’’ذمہ داروں‘‘ کو یہ معلوم نہیں کہ حکومت ہندوستان کسی کے بھی مذہبی معاملات میں دخل نہیں دیتی۔ حکومت پاکستان نے تو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیکر اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مار لی تھی۔ جب ۱۹۷۴ء میں حکومت پاکستان نے مسلمانوں کے ۷۲ فرقوں کے مطالبہ پر نہایت بے انصافی کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اپنے زعم میں بہت بڑی خدمت اسلام کرنے والے ان نام نہاد علماء نے جماعت کے حق میں خود ہی فیصلہ کردیا کہ ۷۲ کون ہیں اور ایک جماعت کی شکل میں ناجی جماعت کون ہے۔

جماعت احمدیہ خود کو اگر لاکھ بار بھی ناجی جماعت کہتی تب بھی اہل اسلام اس بات کو نہ مانتے خدا کی قدرت دیکھئے کہ پاکستانی اسمبلی میں ۷۲ فرقوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف متحد ہوکر آنحضورؐ کی اس حدیث کو پورا کردیا جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ امت محمدیہ کے ۷۲ فرقے ہو جائیں گے وہ سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے، اور بہتر کو الگ اور ایک کو الگ کرکے دکھا دیا۔ اب فیصلہ سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کا چلے گا جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ بہتر جہنمی ہوں گے اور ایک جنتی نہ کہ ان نام نہاد باطل پرست مولویوں کا جو آنحضور ﷺ کے صریح فیصلہ کے خلاف کہتے ہیں کہ بہتر مسلمان ہیں اور ایک کافر ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت کو اپنے ساتھ ملانے اور اپنی اس اکثریت کے حق پر ہونے کا دعویٰ کرنے والے ان نام نہاد احراریوں کو شاید اپنے جد سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا عقیدہ یاد نہیں رہا جنہوں نے اکثریت کو ہمیشہ باطل قرار دیا چنانچہ زمزم لاہور ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء بحوالہ سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۱۶ میں موصوف کا قول درج ہے کہ:

’’ہم سے کہا جاتا ہے کہ جدھر اکثریت ہو ادھر تم بھی چلو۔ اور اکثریت کا ساتھ دو۔ ہم اکثریت نہیں چاہتے ہمیشہ اقلیت حق پر ہوتی ہے۔

اسی طرح ہفت روزہ ترجمان اسلام (لاہور) ۸ دسمبر ۱۹۶۱ء میں ہے کہ ایک مرتبہ شاہ صاحب موصوف بیرون دہلی دروازہ لاہور میں تقریر کررہے تھے کہ کسی شخص نے اُٹھ کر کہا۔ شاہ جی آپ اکثریت کے ساتھ کیوں نہیں ہو جاتے۔ آپ نے فوراً جواب دیا کہ اگر اکثریت ہی کا لحاظ ہے تو حضرت حسینؓ پر درود کیوں بھیجتے ہو یزید پر درود پڑھو۔‘‘

ان دونوں حوالہ جات سے ثابت ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے نزدیک اقلیت ہی حق پر ہوتی ہے اور آج انہی کے پیروکار اپنی اکثریت پر ناز کرتے ہیں اور اسی کے بل پر حکومت وقت سے مطالبات کرتے ہیں کہ احمدیوں کا ساتھ چھوڑ دو ورنہ ہم تمہارا سیاسی بائیکاٹ کریں گے۔ صاف ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت محض اور محض مسلمانوں میں سیاسی اقتدار حاصل کرنے کیلئے ہے نہ کہ مسلمانوں کے دینی تنزل اور گراوٹ کو دور کرنے کے لئے اور آج انہوں نے خود کو اکثریت کے ساتھ ملا کر یہ ثابت کردیا کہ یہ جھوٹے ہیں اور جماعت احمدیہ جو اقلیتی جماعت ہے جسے تمام فرقوں نے اپنے زعم میں اسلام کے دائرے سے باہر کیا وہی اصل اور سچی اور حقیقی ناجی جماعت ہے۔ جس کے سر پر آنحضرت ﷺ کا یہ قول کہ ما انا علیه و اصحابی تمغے کی طرح چمک رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا یہ قول کہ وہ سچی جماعت وہی ہوگی جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہوگی کسی بھی جہت سے ان نام نہاد باطل پرست علماء پر چسپاں نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے اقوال و اعمال آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی سیرت کے برخلاف ہیں کیا یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ گالی گلوچ کیا کرتے تھے؟ جبکہ احراریوں کے جلسہ میں سوائے گالی گلوچ اور نعرہ بازی اور اشتعال انگیزی کے کچھ اور ڈھونڈنا محال ہے۔

اور جماعت احمدیہ اپنے قول و فعل سے اُن تمام پاکیزہ نمونوں کا اظہار کرہی ہے جو آنحضور ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ نے دکھائے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

قارئین! تحفظ ختم نبوت کے نام پر احمدیوں کے خلاف بھولی بھالی عوام کو بھڑکانے والے یہ نام نہاد نہ خود ختم نبوت کے حقیقی مفہوم سے آگاہ ہیں اور نہ ہی ان کے جاہل عوام۔ حیرت ہے کہ اگر اللہ نے ہی نبوت پر روک لگادی ہے تو پھر کس کی مجال ہے کہ وہ اللہ کی مرضی کے خلاف نبی بن جائے اور یہ کس چیز کی حفاظت کررہے ہیں؟ جس چیز کا وجود ہی بقول ان کے دنیا سے ختم ہوگیا اس کی حفاظت کیسی؟ ۔آنحضور ﷺ کی نبوت کی حفاظت تو اللہ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے اور اسی کے لئے اللہ نے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا اور بالآخر وہ مجدد اعظم جس کو آنحضور ﷺ کی کامل غلامی میں نبوت کا مقام ملا اور اس نے دنیا میں آکر ختم نبوت کے حقیقی معنوں اور مفاہیم سے آگاہ کیا۔

وہ مجدد اعظم جس کی صدیاں متلاشی تھیں بڑے بڑے ولی اللہ اور اکابرین اُمت اس انتظار میں گزر گئے کہ کب وہ مسیح موعود آئے اور ہم اُس کو آنحضور ﷺ کا سلام پہنچائیں اور جب وہ آیا تو دین کے منار کہلانے والے ہی اُس کے دشمن بن گئے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے درد سے فرماتے ہیں۔

یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکان دیں
مہدی موعود حق اب جلد ہوگا آشکار
کون تھا جس کی تمنا یہ نہ تھی اک جوش سے
کون تھا جس کو نہ تھا اُس آنے والے سے پیار
پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اول ہوگئے منکر یہی دیں کے منار
پھر دوبارہ آگئی احبار میں رسم یہود
پھر مسیح وقت کے منکر ہوئے یہ جبہ دار

اللہ کرے کہ عوام الناس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں۔ (باقی)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

رضاخانیت کی نقاب کشائی

(مکرم مولانا سید قیام الدین برقؔ صاحب مبلغ سلسلہ)

چند دن ہوئے ایک کتابچہ ’’ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کی تاریخی حیثیت‘‘ خاکسار کے ہاتھ لگا جو کہ بمبئ سے شائع شدہ ہے۔اس کے مصنف ’’ مستقیم احمد امروہی‘‘ ہیں۔کتابچہ کا نفس مضمون آغاز تا اختتام صفحہ ۱ تا صفحہ ۲۱ صرف اور صرف زہر افشانیوں پر ہی مشتمل ہے اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کی شان اقدس میں دشنام طرازیوں اور خرافات سے پر مسلسل توہین و بے حرمتی سے بھرا ہوا ہے۔ویسے ہی گھسے پٹے اعتراضات مصنف نے اس کتابچہ میں درج کر کے سستی شہرت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔جس کے جوابات سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے لہٰذا خاکسار اُن جوابات کے اعادہ کی یہاں ضرورت ہی محسوس نہیں کرتا،اس کے جواب میں خاکسار نے چاہا کہ بریلوی حضرات کے عقائد کی نقاب کشائی کی جائے اور اس طائفہ کی اصلی حقیقت خدوخال سے خاص کر کلمہ گو حضرات کو باخبر کیا جائے۔

رضاخانیت کے بارے میں پندرہ روزہ اخبار’’ پیام ملت کانپور ۱۵ فروری ۶۷ء ، بحوالہ کتاب ’’مناظرہ روئیداد دیوبندیت‘‘ لکھتا ہے ’’یوپی بڑا زرخیز خطہ ہے اور اہل اللہ کا مرکز بھی شیطان نے بریلی شہر کا انتخاب کیا......اور’’ درختِ رضاخانی‘‘ کی ایک جڑ بریلی میں گاڑ دی۔بچھو کے ڈنگ،سانپ کے زہر گدھے سور کتے گوہ لومڑی اور بھیڑیئے کے خون اور اپنے پیشاب سے اس درخت کی آبیاری کی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس درختِ رضاخانیت سے کونپلیں پھوٹ نکلیں اور ایک مضبوط تناور درخت ہوگیا۔اس درخت کا تنا کفر و الحاد کا، پتے لعنت و مردودیت کے ٹہنیاں گالیوں کی اور پھل عناد و نفرت کے لگے۔پھر ابلیس لعین نے اس درخت پر کھڑے ہوکر ایک آواز لگائی اور اپنے چاہنے اور ماننے والوں کو اس درخت سے نفع اندوزی کی دعوت دی۔اس خبیث کی پکار کو سن کر ......خبیث فطرت لوگ جوق در جوق کھینچ کھینچ کر بریلی میں جمع ہونے لگے اور رضاخانیت کے نام سے یہ ملعون فتنہ فرعونی سازوسامان اور مذکورہ لعنتوں کے ساتھ اُٹھا اور شیطان کے بہی خواہوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا...... اسی درختِ رضاخانیت کے نیچے کفر ساز فیکٹری کی خودساختہ توپوں سے کفر و الحاد کے اتنے گولے برسے کہ ہر وہ جماعت جو اہل حق یا اہل اللہ سے تعلق رکھتی تھی دوسرے الفاظ میں ہر وہ جماعت یا وہ تمام افراد جنہوں نے نُورِ نبوت سے فیض حاصل کیا تھا ان تمام پر شیطان نے نار ملعونہ کی گولہ باری کی۔نبی، قرآن،حدیث،فقہ اور خود ذاتِ خداوندی بھی محفوظ نہ رہی، نیا دین رضاخانیت کی تدوین وترتیب ہوئی......

بیان کرنے والے نے صحیح بیان کیا ہے کہ ایک بزرگ نے شیطان کو زرق برق لباس میں ایک ہرے بھرے سبزہ زار میں ایک درخت کے نیچے محوِ خواب دیکھا پوچھا تیرا کام تو لوگوں کو بہکانہ ہے،تو یہاں آرام کیوں کر رہا ہے؟ کہنے لگا اب یہ خلافت دین رضاخانیت اور اس کے متبعین کے سپرد کر آیا ہوں،ان کی مہارت نے مجھے اس کام سے جو میری ڈیوٹی تھی بےفکر کر دیا ہے‘‘۔

پھر آگے اسی پندرہ روزہ اخبار’’ پیام ملت‘‘ کانپور ۲ مئی ۶۷ء کے شمارہ میں کچھ اس طرح سے رضاخانیت کے حالِ زار کا تذکرہ ہے’’اس تعظیم کے نام پر وہ جو چاہیں وہ طریقہ اختیار کرلیں خواہ وہ عیسائیوں کا طریق ہو مگر ہو صحبت کے لئے ۔ یہودیوں کا طریق ہو مگر ہو تعظیم کا۔یا ان کے علاوہ مجوسیوں کا بُت پرستوں کا طریق ہو کسی کا بھی ہو محبت اور تعظیم کا ہو سب درست ہے۔اس ذہنیت نے مسلمانوں سے وہ تمام افعال کروائے جو غیر مسلموں میں رائج تھے۔میلاد کے نام پر جنم اشٹمی کرائی۔فاتحہ کے نام پر غیر مسلموں کی مروجہ برسی کرالی۔عرس کے نام پر اجمیر وغیرہ میں گیا درشن کرالیا۔تعزیہ کے نام پر بت پرستی کرالی۔اور شادی بیاہ میں وہ سب رسمیں کرالیں جو غیر مسلموں میں عام طور پر رائج ہیں۔کسی غیر مسلم دولہا کو دیکھ لیجئے جو کنگنا مگنا باندھے ہو اور مسلمانوں کے اس دُولہا کو دیکھ لیجئے جو سہرا وغیرہ باندھے ہو۔آپ دیکھیں گے کہ دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے‘‘۔یہی اخبار آگے چل کر لکھتا ہے‘‘۔اس خبیث گروہ رضاخانیت سے جو ناقابل تلافی نقصان اسلام اور مسلمانوں کو ہو رہا ہے وہ ہر مسلمان پر واضح ہو رہا ہے......‘‘

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

قارئین کرام! یہ تو ہوا بریلویت کے خدوخال پر کچھ تبصرہ یا انکشافِ راز سربستہ اور وہ بھی ایک معروف اسلامی ادارہ کی جانب سے۔حاشا وکلّا اس تبصرہ میں ہمارے کوئی بھی الفاظ مستزاد نہیں ہیں۔اب آیئے ذرا رضاخانیت کے معتقدات کی طرف کہ کیا اُن کے متقدات کسی جہت سے بھی اسلامی عقائد سے تعلق رکھتے ہیں؟

ملاحظہ فرمائیں کتاب ’’بریلوی علماء و مشائخ کیلئے لمحۂ فکریہ‘‘ اس کتاب کے مصنف مولانا عاشق الٰہی بلندشہری ہیں مکمل کتاب 95 صفحات پر مشتمل ہے۔قدر تفصیل کے ساتھ’’ مولانا‘‘ نے رضاخانیت کی تصویرکشی کی ایک حد تک کوشش کی ہے۔اسی کتاب سے ہی جستہ جستہ بعض مضامین کو ہی سردست خاکسار نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہے کیونکہ

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوئی‘‘

’’بریلوی مقررین کے چند دلائل سنئے اور ان کے انوکھے طرز استدلال کی داد دیجئے، یہ دلائل عام طور پر ان کے واعظین پیش کرتے ہیں۔

رسم گیارھویں:

گیارہ جمادی الثانیہ کو(اور بعض علاقوں میں ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو) بریلوی عوام گیارھویں کے نام سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے کھانا پکاتے ہیں اور دودھ وغیرہ پر نیاز دیتے ہیں اس بارہ میں جب اُن سے دریافت کیا جاتا ہے کہ شرعاً اس کی کیا اصل ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ ایصال ثواب ہے اس میں کیا حرج ہے؟ حالانکہ سوال مطلق ایصال ثواب کے بارہ میں نہیں ہے سوال یہ ہے کہ اس تاریخ کی خصوصیت اور تخصیص اور تعیین اور التزام اور وہ رسمیں اور قیدیں کہاں سے ثابت ہیں جو گیارھویں کے عنوان سے اختیار کر رکھی ہیں جب اس کا جواب دینے سے عاجز ہو جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم وہابی ہو بڑے پیر صاحب کو نہیں مانتے علماء بریلی خود فرمائیں کہ آخرت میں بدعتوں کے اختیار کرنے پر جو مواخذہ ہوگا کیا یہ جواب دے کر اس مواخذہ سے چھٹکارا ہوسکتا ہے؟

شب برأت کا حلوہ:

اچھا اب شب برأت کے حلوہ کے بارہ میں بریلوی مقررین کے بعض دلائل سنئے۔مقرر صاحب عوام سے پوچھتے ہیں کہ بھائیو! بتاؤ پانی حلال ہے؟ وہ کہہ دیتے ہیں جی حلال ہے اور سوجی؟ وہ بھی حلال ہے اور چینی وہ بھی حلال ہے۔اچھا دیکھو یہ سب چیزیں حلال ہیں لیکن جب ان کو اکٹھا ملا کر پکا لیا جائے تو وہابیوں کے نزدیک حرام ہو جاتی ہے...... دیکھا آپ نے کیسی دور کی کوڑی لائے ہیں عوام کو بہکانے کو عجیب دلیل ہے۔اس سے کیا شب برات کی رات میں حلوہ پکانے کی تخصیص ثابت ہوتی ہے؟ بریلوی علماء کتاب وسنت اور فقہ حنفی سے دلائل دینے سے عاجز ہیں اس لئے ایسی لچر باتیں کرتے ہیں‘‘۔

غیر اللہ سے استعداد کی دلیل پر تبصرہ:

بریلوی مقرر صاحب فرماتے ہیں کہ لاٹھی سے مدد لیتے ہو چھاتہ سے مدد لیتے ہو پولیس سے مدد لیتے ہو لیکن اولیاء اللہ سے مدد لینے کو شرک کہتے ہو کیا اولیاء اللہ لاٹھی اور چھاتہ سے بھی گئے گزرے ہیں۔کیا ان کی حیثیت اتنی بھی نہیں جتنی پولیس کی ہے؟ یہ سُن کر ان کے جاہل عوام جھوم جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ تو بہت بڑی دلیل ہے کہاں چھاتہ اور لاٹھی جو ہاتھ میں ہے اور کہاں پولیس جو سامنے موجود ہے اور کہاں وہ حضرات جو دُنیا سے گزر گئے اور قبروں میں چلے گئے۔سوال تو اس بات کا ہے کہ جو شخص وفات پا گیا مدفون ہوگیا اس دنیا سے چلا گیا برزخ کے احوال اس سے متعلق ہوگئے کیا وہ ہماری یہاں کی پکار قبر میں سن کر وہاں سے ہماری مدد کرے گا؟ اس کا ثبوت کتاب وسنت اور فقہ حنفی سے دینے کی بجائے لاٹھی اور چھاتہ کو درمیان میں لے آتے ہیں......اصل سوال کی طرف کیوں نہیں آتے اور جس چیز میں نزاع ہے اس کو کیوں دلائل شریعت سے ثابت نہیں کرتے۔

تیجہ چالیسواں وغیرہ:

جب کسی کی موت ہوجائے تو تین دن تک بریلوی مذہب میں کسی طرح کے ایصال ثواب کا اہتمام نہیں کیا جاتا تیسرے دن کھانے پکتے ہیں دیگیں کھڑکتی ہیں۔اپنے پرائے امیر غریب سب کھاتے ہیں۔پھر دسواں پھر بیسواں پھر چالیسواں اور پھر برسی کی جاتی ہے......جبکہ ان دنوں کی تعین وتخصیص بدعت ہے اور تین دن تک کا انتظار کیوں کیا جاتا ہے؟ کیا میت کو برزخ میں جانے کے ساتھ ہی مغفرت کی ضرورت نہیں ہوتی؟ پھر یہ کھانے پکانے کی شرطیں کیوں ہیں کیا اس میں ریاکاری نہیں ہوتی۔جس عمل میں ریاکاری ہو اس کا ثواب خود عمل والے ہی کو نہیں ملتا بلکہ ریاکاری کا گناہ ہوتا ہے پھر ایسے عمل کا ثواب میت کو کیسے پہنچے گا؟‘‘ (بحوالہ کتاب بریلوی علماء و مشائخ کے لئے لمحہ فکریہ‘‘ تالیف مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری)صفحہ ۵۳۔۵۷)

یہ ہیں ان رضاخانیوں کا اسلام جس کا بس اختصار کے ساتھ یہاں پر ذکر کیا گیا۔والعیاذ باللہ۔

آئے تھے بڑے طمطراق سے خم ٹھونک کر’’ مستقیم امروہی‘‘حقیقی عاشقِ رسولؐ بانی جماعت احمدیہ پر کیچڑ اُچھالنے،کفر کا فتویٰ صادر کرنے مگر افسوس نتیجہ برعکس اور اُلٹ نکلا حقیقت میں یہ بیچارہ معترض احمدیت بھی کیا کرے۔کیوں کہ ان کو بھی تو کفرگری کفر سازی کا فن یا سلیقہ اپنے بریلوی مذہب کے سردار سے ہی حاصل ہوا ہے۔چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنوی نے معروف تصنیف’’ نذھۃ الخواطر‘‘ میں لکھا ہے۔احمد رضا بریلوی مسائل فقہیہ اور کلامیہ میں متشدد اور متوسع تھے‘‘ کافر کہنے میں جلدی کرتے تھے آخری زمانہ میں ہندوستانی شہروں میں انہوں نے تکفیر اور تفریق کا جھنڈا بلند کیا اور وہ اس جماعت کے لیڈر بن گئے۔

راقم الحروف مضمون کے آغاز میں ہی یہ تحریر کر چکا ہے کہ معاند حق و صداقت مستقیم نے اپنے کتابچہ میں جن عتراضات کو اُٹھانے کی کوشش کی ہے۔اُس کے جوابات بارہا جماعت احمدیہ کی طرف سے دئے جا چکے ہیں کہ کس طرح سے مخالفین اعتراضات کے موقع پر حضرت اقدس مہدی پاک علیہ السلام کی بیان فرمودہ بعض عبارات کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے غلط معنے نکال کر آنکھوں میں دُھول جھونکنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ’’ التزام کفر کا فتویٰ دینے کیلئے صاحب عبارت کی نیت کا حال جاننا ضروری ہے جب ان کی نیت کا علم نہیں تو لزوم کو التزام قرار دے کر کافر قرار دینا

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

اذکرو امواتکم

مکرم الحاج ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی (کشمیر) کا ذکر خیر

مکرم نسیم احمد ڈار، مبلغ سلسلہ

ارشاد خداوندی ہے کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ یعنی ہر انسان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔اس تلخ حقیقت سے کسی کو انکار نہیں اور نہ ہی کسی کے لئے جائے مفر ہے۔بقول شاعر۔

موت سے کس کو رُستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا ذکر کچھ یوں بیان فرمایا ہے کہ:

دنیا بھی اک سرا ہے
بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے
آخر کو پھر جُدا ہے

بڑا ہی خوش قسمت اور با نصیب ہے وہ شخص جو خود کسی پر بوجھ بنے بغیر دوسروں کا ہاتھ بٹاتے ہوئے اور بوجھ اٹھاتے ہوئے اس دنیائے فانی سے رخصت ہو۔جس کا ذکر خیر اور میٹھی اور نیک یادیں اس کی جدائی کے بعد بھی لوگوں میں باقی رہیں،زندہ رہیں اور وفات یافتہ شخص کے اعمال صالحہ رفاہی کام اور خدمت خلق کے افعال اسکے حق میں دعائے مغفرت کا روپ دھار کر سامان مغفرت بنیں اور صدقہ جاریہ کی صورت میں جاری وساری رہیں۔

الحاج ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی آف آسنور کشمیر جن کا ذکر خیر کرنا یہاں مقصود ہے مورخہ 24/دسمبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک بمطابق 17 محرم الحرام 1432ھ جلسہ سالانہ سے صرف دو دن قبل قادیان دارالامان میں رحلت فرما گئے اور 25/دسمبر کو بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔انا للہ وانا الیہ رجعون۔

مرحوم ماسٹر صاحب کی وفات حسرت آیات پر جس طرح اپنوں اور غیروں نے اظہار افسوس کیا اور آنسو بہائے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مرحوم نیک نافع الناس وجود تھے۔مرحوم نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ جماعت کی خدمت اور عامۃ الناس کی فلاح وبہبود میں گذارا تھا۔غریبوں،محتاجوں،بے سہاروں، یتیموں اور بیواؤں کی مدد اور اُن کی ضروریات کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔وہ ایک بہت ہی اچھی زندگی جیئے اور بہت ہی اچھی موت مرے۔

مرحوم حکیم صاحب نہ ہی کوئی سیاسی لیڈر تھے اور نہ جبہ ودستار پوش مذہبی رہنما۔نہ میدان تقریر کے شہسوار اور نہ ہی میدان تحریر کے بڑے قلم کار لیکن ایک ہمدرد،غم گسار،خلوص ومحبت کا پیکر،خدمت خلق کے جذبے سے مخمور وسرشار اور مہمان نوازی کی صفت سے متصف شخصیت کا نام عبدالحکیم تھا۔جس محفل اور مجلس میں ہوتے اپنی موجودگی کا احساس بہرحال دلاتے۔کافی جری اور جرأت مند تھے۔اپنے خیالات اور نکتۂ نظر کا اظہار بہت ہی بے باکی سے کرتے۔مغلوب اور مرعوب ہونا ان کی فطرت میں شامل نہیں تھا۔کسی غریب اور مستحق کی سفارش سر جھکا کر اور لجاجت یا خوش آمد کرتے ہوئے نہ کرتے بلکہ حق را بہ حقدار رسید کے اصول کو مدنظر رکھ کر غیورانہ رنگ میں استحقاق سے کرتے بڑے ہی جذباتی اور تیز طبیعت کے مالک تھے۔کبھی کبھار یار دوستوں سے بڑی ہی تیزی اور تند لہجے میں بات کرتے۔لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ہنستے ہوئے انتہائی بے تکلفی اور محبت سے اس کا ازالہ کرتے اور ایسا لگتا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔بعض اوقات اپنے شدید مخالفوں کے پاس بھی کسی غریب اور مستحق سائل کا مسئلہ لے کر جاتے اور اتنی کوشش اور تگ ودو اور ذریعہ استعمال کر کے سائل کی مدد کرتے جیسے خود ان کا اپنا حق مارا گیا ہو۔

مرحوم حکیم صاحب نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ بہبودیٔ عوام اور اپنی جماعت نیز اپنے علاقے کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ہر کس وناکس کا دُکھڑا سننا اور جہاں تک ممکن ہوتا اس کی حاجت روائی کی بھرپور کوشش کرنا ان کا معمول تھا۔محکمۂ تعلیم مین بحیثیت استاد ملازم تھے۔ہمیشہ فعال اور مستعد رہے۔جہاں بھی ڈیوٹی رہی غریب اور ہونہار بچوں کی مالی مدد کرنا ان کا شیوہ رہا۔بعض اوقات اپنے ساتھ اساتذہ سے فنڈ لے کر اور خود بڑا حصہ ادا کر کے غریب بچوں کی تعلیمی ضروریات پوری کرتے۔سرکار کی طرف سے ملنے والی مراعات اور سہولیات اور نئی نئی اسکیموں سے متعارف کرانا اور مستحق طلباء کو فائدہ پہنچانا ان کی عادت تھی۔

آپ کو نظام خلافت،قادیان دارالامان سے بے پناہ محبت اور والہانہ عقیدت تھی۔مرکزی نمائندگان اور مہمانان کی خدمت کرنا اور ہر طرح سے ان کا خیال رکھنا ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ہر سال اجتماع اور جلسہ سالانہ پر آنا معمول تھا۔اکثر جلسہ کے بعد دو تین مہینے اپنی مختصر سی فیملی کے ساتھ مرکز میں ہی گذارتے تھے۔

وادی میں ناساز اور پُر آشوب حالات میں بھی کبھی جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی۔اپنی جان خطرے میں ڈال کر بھی جماعت کی آن پر حرف نہ آنے دیا۔

مرحوم حکیم صاحب کی پیدائش وادیٔ کشمیر کی مشہور احمدی بستی آسنور میں 1949ء میں ہوئی تھی۔اُن کے والد گرامی خواجہ عبدالکریم صاحب وانی پارٹیشن کے معاً بعد ہی پاکستان ہجرت کر گئے تھے۔اور وہیں غریب الوطنی میں ہی رحلت فرما گئے۔

مرحوم محکمہ تعلیم میں بحیثیت استاد شاندار خدمات بجالانے کے ساتھ ساتھ صوبائی اور مقامی طور پر جماعتی اور تنظیمی سطح کے مختلف عہدہ ہائے جلیلہ پر بھی فائز رہے۔

صوبائی جنرل سیکریٹری،قائد علاقائی،نگران دعوت الی اللہ،سیکریٹری مال،قائد مجلس،سیکریٹری اصلاح وارشاد،سیکریٹری رشتہ ناطہ،زعیم انصار اللہ وغیرہ عہدوں پر فائز رہ کر بھرپور جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔بوقت وفات ناظم انصار اللہ اسلام آباد وکولگام زون،زعیم انصار اللہ آسنور اور تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور کے ایڈمنسٹریٹر تھے۔

2007ء میں اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔قارئین سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی عاجزانہ درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب کرے اور پسماندگان ولواحقین ومتعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

☆☆☆

سٹیلائٹ فنڈ (ایم ٹی اے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت ساری دنیا میں ایم ٹی اے کا پروگرام ڈیجیٹل لائن پر چوبیس گھنٹے جاری ہے اور روز بروز ترقی کی نئی منازل طے کر رہا ہے۔ایم ٹی اے کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح کے براہ راست خطبات جمعہ وایمان افروز خطابات،عالمی خبریں ودیگر پروگرام اپنے اپنے سنٹروں وگھروں میں بیٹھ کر دیکھنے اور سننے کا موقعہ ملتا ہے اور یہ سارا نظام حضرت خلیفۃ المسیح کی ذات کے گرد گھومتا ہے۔

امسال ۲۰۱۱ء کی ۲۲ ویں مجلس شوریٰ بھارت میں ایک جماعت کی طرف سے ایم ٹی اے کے نظام کو مزید فعال کرنے کیلئے تجویز موصول ہوئی تھی کہ ایم ٹی اے کے اخراجات کیلئے احباب جماعت کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کیلئے تحریک کی جانی چاہئے۔چنانچہ یہ تجویز حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ:۔ ’’اس مد کیلئے جماعتوں کو ٹارگٹ دیں‘‘

چنانچہ سیدنا حضور انور کے بابرکت ارشاد کی تعمیل میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے جملہ افراد جماعت مرد وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے لازمی چندہ جات کے مجموعی بجٹ کے بالمقابل کم ازکم بجٹ کا سالانہ دس فیصد سٹیلائٹ فنڈ میں وعدہ کر کے مقامی جماعت کے سیکرٹری مال کو ادائیگی کریں۔

مخیّر احباب اپنی مالی وسعت کے مطابق حصہ لیں۔اللہ تعالیٰ تمام چندہ دہندگان کو اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی توفیق دے اور اموال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔آمین۔(ناظر بیت المال آمد قادیان)

بجٹ سال 11-2010 کا اختتام اور نئے مالی سال 12-2011 کا آغاز

الحمدللہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال 11-2010 نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کو سمیٹتے ہوئے 31 مارچ 2011ء کو ختم ہو چکا ہے۔جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے عہدیداران کے مخلصانہ مساعی اور افراد جماعت کی نمایاں مالی قربانی کے نتیجہ میں مشخصہ منظور شدہ بجٹ کے بالمقابل اضافہ کی ساتھ وصولی ہوئی ہے۔الحمدللہ علی ذالک۔نظارت ہذا جملہ عہدیداران مبلغین ومعلمین کرام وچندہ دہندگان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کی قربانیوں کو محض اپنے فضل سے قبول کرتے ہوئے اموال ونفوس میں غیر معمولی برکت عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔آمین

صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال 12-2011 یکم اپریل 2011ء سے شروع ہو چکا ہے۔امسال مجلس شوریٰ بھارت 2011 کی سفارش پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت سال رواں کے بجٹ کی نمایاں اضافہ کے ساتھ منظوری مرحمت فرما دی ہے جس کی وجہ سے نظارت بیت المال آمد اور جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران وافراد جماعت پر ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی اصل آمد کا جائزہ لیکر باشرح لازمی چندہ (حصہ آمد،چندہ عام،جلسہ سالانہ) ادا کریں۔اللہ تعالیٰ توفیق دے۔آمین۔

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے آمدہ چندہ جات کے ہندوستان کی جماعتوں کے اخراجات کا متحمل نہ ہونے کی وجہ سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت سال رواں کے بجٹ میں ایک بڑی رقم مرکزی فنڈ سے بطور گرانٹ منظوری مرحمت فرمائی ہے۔اب دنیا کے حالات دن بدن بدلتے جارہے ہیں حضور انور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ انڈیا کی جماعتوں کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات وہدایات کے مطابق مالی قربانی کے معیار کو پہلے سے بہتر بنانے کی توفیق عطا کرے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکتیں ورحمتیں ہمیں حاصل ہوں۔آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر16857: میں طہٰ محمد الفزق ولد محمد اشرف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 87 سال تاریخ بیعت 1928 ساکن عبد الرحمٰن روڈ خفیفہ۔دکورشد۔ جارڈن بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد ایک عدد مکان موضع جبل التاج قیمت 2 لاکھ دینار۔ زمین موضع مادیا وکچھ زمین جس کی قیمت 15 لاکھ بچاس ہزار دینار ہے۔ زرقاء میں ایک مدرسہ کی عمارت ہے جس کی قیمت 2 لاکھ 50 ہزار دینار ہے۔اس کے علاوہ میرے پال کل نقدی 39900 دینار ہیں۔ میرا گزارہ آمداز ریٹائرمنٹ 10 ہزار دینار سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مطیع طہٰ العبد: طہٰ محمد القذق گواہ: عمر القزید

وصیت نمبر16858: میں جمیلہ زوجہ محمد عودۃ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, Kabeerim, Haifa Israel بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 3500 اسرائیلی شیقل جدید ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: باس چلال الدین عودہ الامۃ: جمیلہ گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر16859: میں لطیفہ زوجہ عبد الجلیل عودۃ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 79 سال پیدائشی احمدی ساکن 58, Kabeerin Street Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد : کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 اسرائیلی شیقل جدید ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: باس جلال الدین عودہ الامۃ: لطیفہ گواہ: عبد الحافظ

وصیت نمبر16860: میں صلاح الدین ولد محمد عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 68 سال پیدائشی احمدی ساکن 81,Ranan street Kababir, Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد میرا اپنا گھر جو ابھی میرے نام نہیں ہوا جس کی قیمت ایک لاکھ اسرائیلی شیقل جدید ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 1700 اسرائیلی شیقل جدید ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: باس جلال الدین العبد: صلاح الدین گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر16861: میں تمیم ولد ابودقہ قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئرنگ عمر 38 سال تاریخ بیعت 1987 ساکن Madaba Road Amman Jordan بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد : کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 500 جارڈن دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: باس جلال الدین عودہ العبد: تمیم گواہ: محمد شریف

وصیت نمبر16862: میں راشد ولد فائزہ خطاب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/2000 روپے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: باس جلال الدین عودہ العبد: راشد گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر16863: میں عیسیٰ ولد مصطفیٰ شنبور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن 77, Jafa Road Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخ 2.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 5000 اسرائیلی شیقل جدید ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: باس جلال الدین عودہ العبد: عیسیٰ گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر16864: میں یاسر ولد جلال عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن 78, Kabeerin Street Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.4.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک عدد مکان جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ اسرائیلی شیقل ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 3000 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمس الدین العبد: یاسر گواہ: حلال عودہ

وصیت نمبر16865: میں فوزی ولد زھدی شویکی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال تاریخ بیعت 6.2.03 ساکن جامعہ احمدیہ الکبابیر۔ القدس۔ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.2.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: تین کمروں پر مشتمل ایک گھر جس کی قیمت اسی ہزار اسرائیلی شیقل ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 2400 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فوزی العبد: زھدی شویکی گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر16866: میں بشینہ زوجہ منصور عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مدرس عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, Kabeerian Streen Haifa , Israeel بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کچھ سونا جس کی قیمت دس ہزار اسرائیلی شیقل ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 5100 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منصور محمود عودہ الامۃ: بشینہ گواہ: منصور عودہ

وصیت نمبر16867: میں میسرہ ولد یاسین عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن 74, Kabeerian Street Kababir Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک عدد مکان جس کی موجودہ قیمتی 150,000 اسرائیلی شیقل ہے۔ میرا گزارہ آمداز مزدوری ماہانہ 3000 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جلال الدین عودہ العبد: میسرۃ گواہ: شمس الدین

مسل نمبر 6455 : میں نسرین عارف زوجہ مکرم واحد احمد انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ فارمیسی عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن سلیم نگر کالونی ڈاکخانہ ملک بیٹ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.02.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر: عقد اولی سے بعد طلاق مہر کی رقم 2,50,000 جس کا حصہ ادا کر دیا گیا ہے۔ عقد ثانی کی حق مہر کی رقم 1,50,000 روپے حصہ جائیداد واجب الادا ہے۔ طلائی زیورات نیکلس وزن 83.00 گرام، انگوٹھی 5.43 گرام چوڑیاں ایک جوڑی 58.55 گرام، نیکلس 20.67 گرام، کل وزن 283,76 گرام موجودہ قیمت اندازاً 5,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب

خرچ1500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد قریشی الامتہ: نسرین عارف العبد: واحد احمد انصاری

مسل نمبر 6453: میں افضال احمد سہارنپوری ولد عبدالرحیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ فی الحال فارغ عمر 53 سال تاریخ بیعت 29.07.2007 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.03.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ غیر منقولہ مکان واقعہ محلّہ داالرحمت موجودہ قیمت 15,00,000 لاکھ روپے ہے۔ زمین واقع ننگل موجودہ قیمت 5 لاکھ روپے ہے ۔ایک جائیداد واقع سہارنپور خاکسار کا حصہ 15,00,000 لاکھ روپے ہے۔ خاکسار کے ذمہ 5,00,000 لاکھ کا قرضہ ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارے 1,500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم العبد: افضال احمد سہارنپوری گواہ: طیب احمد خادم

مسل نمبر: 6443 میں وحیدہ اکبر زوجہ علی اکبر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.12.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر 24 گرام سونے کا ہار، قیمت 45840 روپے ہے۔ جائیداد غیر منقولہ: ساڑے سات سینٹ زمین واقع پتہ پریم خاوند کے ساتھ برابر کی حصہ داری پر موجودہ قیمت ا2,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد توحید الامتہ: وحیدہ اکبر گواہ: محمد حنیف شاہد

مسل نمبر: 6449 میں فائزہ بنت داود احمد ننگلی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.2.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین الامتہ: فائزہ العبد: داود احمد ننگلی

مسل نمبر: 6450 میں شیراز احمد ولد داود احمد ننگلی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.2.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز وظیفہ جامعہ احمدیہ 800 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین العبد: شیراز احمد گواہ: داود احمد ننگلی

مسل نمبر :6451 میں نصیر احمد ایڈوکیٹ ولد شہادت حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گوردوسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.1.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز 6696 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: نصیر احمد ایڈوکیٹ گواہ: شہادت حسین

مسل نمبر 6452 میں عائشہ ثناء سیگل بنت محمد احمد سیگل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.01.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: گلے کا ہار ایک عدد، بالیاں ایک جوڑی، انگوٹھی کل وزن پچاس گرام 1,00,000 لاکھ روپے ہے۔ چاندی کے پائل وزن 20 گرام قیمت 200 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمود احمد سیگل الامتہ: ثناء سیگل گواہ: محمد کلیم خان

مسل نمبر: 6460 میں سودہ بنت پی۔ کے حمزہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن ایڈاتھرا ڈاکخانہ ایڈاتھرا ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.03.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: سات سینٹ زمین پر ایک مکان جس میں ساڑھے تین سینٹ زمین ایک اور مکان کی کے نصف میں ہوں موجودہ قیمت 7,00,000 لاکھ روپے ہے۔ کان کی ایک بالی ایک جوڑا8 گرام 14000 ہزار روپے موجودہ قیمت ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔ محمد منزل الامتہ: اے۔ سودہ گواہ: وی۔ ایم۔ لیاقت

مسل نمبر: 6461 میں طاہرہ صدیقہ بنت محمد اسمائیل الپی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ متعلمہ عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن پنگاڈی ڈاکخانہ پنگاڈی آر، ایس ضلع کیانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15.02.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: سونے کی بریزلیٹ، ہار ایک عدد، کنگن کل وزن 20 گرام موجودہ قیمت اندازاً 30,000 ہزار ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اسمائیل الپی الامتہ: طاہرہ صدیقہ گواہ: منور احمد ٹی

مسل نمبر: 6462 میں ایم این مزمل ولد ایم نور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن سورب ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6.03.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 2000 روپے ماہانہ ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طیب احمد خان العبد: ایم۔ این۔ مزمل احمد گواہ: ایم رشید احمد

مسل نمبر: 6463 میں ٹی ایم صفیہ زوجہ بی ایم سمیع اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ کالے کاڈ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.03.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: ہار ایک 6 گرام 10500 روپے موجودہ قیمت ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔ محمد منزل الامتہ: ٹی ایم صفیہ گواہ: وپی ایم لیاقت علی

مسل نمبر: 6464 میں اے رجینہ زوجہ ایم۔ تاج احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 27.07.11 ساکن کا کایور ڈاکخانہ کا کایور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.03.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: ہار ایک عدد اٹھائیس گرام، کان کی بالی ایک جوڑا چھ گرام، انگوٹھی ایک عدد چار گرام کل وزن 38 گرام میزان 66,500 روپے ہے۔ زمین 10 سینٹ پر ایک مکان جس کی موجودہ قیمت 17,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم، تاج احمد الامتہ: اے رجینہ گواہ: ٹی محمد منزل

ملکی رپورٹیں

چارکوٹ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مورخہ 18 فروری کو چارکوٹ میں بعد نماز جمعہ جلسہ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا جس میں 175 افراد نے شرکت کی۔ جلسہ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب ہوا تلاوت قرآن کریم عزیز عطاء اللہ کلیم نے کی نظم عزیز عبدالباسط نے پڑھی پہلی تقریر مولوی محمد یٰسین نے دوسری تقریر مکرم شوکت جاوید قائد علاقائی نے اور آخری تقریر خاکسار نے درود شریف کی برکات کے موضوع پر کی۔ دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(نثار احمد جاوید معلم وقف جدید)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مورخہ 26.2.11 کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بھونیشور جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک مکرم وسیم احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نے پڑھی جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب نے کی دوسری تقریر مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ کلکتہ نے اور تیسری تقریر مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز نائب ناظم وقف جدید ارشاد نے کی۔ بعدہ عزیز سید صالح احمد صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ آخری تقریر خاکسار فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ بھونیشور نے کی۔

امیر صاحب کے اختتامی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (فرزان احمد خان)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ جماعت احمدیہ دہلی

مورخہ 27 فروری کو جماعت احمدیہ دہلی میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا نماز عصر کے بعد خاکسار کی صدارت میں جلسہ کا آغاز کیا گیا۔ مکرم مولوی عبدالہادی کاشف صاحب نائب مبلغ انچارج دہلی نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم انور رضا صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد، مکرم مولوی حبیب ناصر صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم نور الامین صاحب اور مکرم عبدالقیوم صاحب نے تقاریر کی۔ خاکسار نے مختصر صدارتی خطاب کیا، احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا اور مکرم مولوی شمشاد ظفر صاحب نے دعا کرا کر جلسہ ختم کیا۔ اس جلسہ میں 90 افراد نے شرکت کی جس میں عثمانپور کے احباب بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(داؤد احمد۔ امیر جماعت احمدیہ دہلی)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ ویوم مصلح موعودؓ یادگیر

مورخہ 20 فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا اس موقع پر خدام و اطفال کے علمی وورزشی مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ اس جلسہ کی صدارت محترم اسد اللہ سلطان غوری زونل امیر شمالی کرناٹک نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا بعد ازاں سیرت مصلح موعودؓ پر خاکسار مقصود احمد ڈنڈوتی قائد مجلس یادگیر اور طاہر احمد معلم سلسلہ نے تقاریر کیں تقسیم انعامات وصدارتی خطاب ودُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ مورخہ 23 فروری کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا اس جلسہ کی صدارت محترم زکریا صاحب انور امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے کی۔ تلاوت قرآن مجید کی بعد ازاں سیرت آنحضرت ﷺ کے موضوع پر طاہر احمد معلم سلسلہ اور مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ انچارج نے روشنی ڈالی۔ محترم امیر صاحب کے صدارتی خطاب ودُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (مقصود احمد ڈنڈوتی، قائد مجلس یادگیر)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

جماعت احمدیہ راجوری کو زونل سطح پر یک روزہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس مورخہ 2 مارچ 2011 بمقام دھری رلیوٹ منعقد ہوئی، اس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پہلی تقریر بعنوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الیٰ اللہ مکرم رفیق احمد صاحب طارق نے کی بعدہ مکرم محمد یعقوب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام پیش فرمایا پروگرام کی دوسری تقریر بعنوان آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک مکرم بشارت احمد محمود نے کی۔ تیسری تقریر مکرم محمد سفیر بھٹی صاحب مبلغ انچارج جموں وکشمیر نے کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب نے آنحضرت ﷺ کے بنی نوع انسان پر احسانات کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم بابو حسین صاحب صدر کانفرنس کمیٹی نے شکریہ احباب کیا۔ جلسہ میں دس غیر از جماعت اور ڈھائی صد سے زائد افراد جماعت نے شمولیت اختیار کی۔ (شوکت علی، نگران مبلغ پونچھ)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مورخہ 14 فروری کو مجلس انصار اللہ کو زونل کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا صدر اجلاس نے مختصر تقریر کی۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب کالیکٹ اور مولانا ایم ناصر احمد صاحب مشنری انچارج صوبہ کیرالہ مولانا کے محمود احمد صاحب مبلغ دعوت الیٰ اللہ نے آنحضرت ﷺ اور امن عالم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور آنحضرت ﷺ کامل انسان کے موضوعات پر علی الترتیب تقاریر کیں۔ اللہ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب ہوا۔

مورخہ 15.2.11 کو کلکٹریٹ میدان میں ہندوؤں کے رہنما شری شری روی شنکر تشریف لائے تھے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کینانور ٹاؤن نے ایک بک سٹال لگایا۔ اس کے سامنے اسلام انٹرنیشنل بکس اور محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا بورڈ لگایا۔ بورڈ پر جماعتی تعارف پیش کیا گیا تھا۔ خدا کے فضل سے یہ بک اسٹال بہت کامیاب ہوا اور کثیر تعداد میں احباب کو جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ مورخہ ۲۰ کو اس زون کی تمام جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود کے متعلق ایک ایگزیبشن منعقد کیا۔ اسی طرح لجنہ سٹی نے ۲۷ فروری کو جلسہ سیرۃ النبی اور جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا اور ایک بک اسٹال بھی لگایا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور مقبول خدمات کی توفیق عطا کرے۔

(کے عبدالسلام، سرکل انچارج کینانور زون)

مکرم ومحترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مرحوم ومغفور سابق صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ کی قرارداد تعزیت کے جواب میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جوابی خط موصول ہوا۔ جو قارئین بدر کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

لندن

6.4.11

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خلافت کے ساتھ پیار محبت اور وفا کا ایسا تعلق انہوں نے نبھایا جو ایک مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اور جماعت کے ہر فرد کو اس وفا کے تعلق کو نبھانے اور اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفتہ المسیح الخامس

جلسہ سیرت النبی ﷺ ننگلہ گھنو

یوپی میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد بمقام ننگلہ گھنو ۵ مارچ ۲۰۱۱ء کو کیا گیا تلاوت قرآن مجید، نظم کے بعد مکرم وکیل احمد صاحب آگرہ نے نظم پڑھی بعد ازاں خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد عزیز احمد صاحب ناصر مبلغ دعوت الیٰ اللہ نے آنحضرت ﷺ کا پیغام حق کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں محترم سید کلیم الدین صاحب مبلغ اصلاح وارشاد نے آنحضرت 1 ﷺ کا عظیم الشان مقام کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج یوپی نے مذہبی رواداری کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مولانا سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے سنت رسول اللہ ﷺ اور خشیت الیٰ اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔

آخر پر صدر جماعت ننگلہ گھنو نے صدارتی خطاب فرمایا۔ اور دعا کروائی۔ اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (عبدالقدوس سرکل انچارج مین پوری)

لکھنؤ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مورخہ ۳ فروری کو احمدیہ مشن لکھنؤ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم مقصود احمد بھٹی صاحب مبلغ انچارج یوپی نے کی۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔

پہلی تقریر مکرم عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ دعوت الی اللہ نے اور دوسری تقریر مکرم سید کلیم الدین صاحب نے کی۔ تیسری تقریر مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے کی۔ بعدہ صدر جماعت لکھنؤ اور مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج لکھنؤ نے خطاب کیا مکرم سفیر احمد شمیم صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بابرکت نتائج پیدا کرے۔ (سرکل انچارج لکھنؤ)

جلسہ سیرت النبی ﷺ لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کانپور

موخہ ۲۰ فروری کو لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کانپور نے جلسہ سیرت النبی ﷺ اور جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا جس میں آنحضرت ﷺ اور حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں اس میں

۲۸ ممبرات لجنہ اور ۱۰ ناصرات نے شرکت کی۔ (صدر لجنہ کانپور)

خانپورہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ

خانپورہ (کشمیر): مورخہ 17 فرورکو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ زیر صدارت خاکسار احسان اللہ لون صدر جماعت منعقد ہوا۔ مکرم مشتاق احمد صاحب لون نے کی پہلی تقریر کی، دوسری تقریر بزبان پہاڑی مقامی زبان میں مکرم عبد الرشید خان صاحب نے سیرت آنحضرت ﷺ کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم مشتاق احمد لون صاحب نے کی، صدارتی خطاب ودعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح جلسہ یوم مصلح موعودؓ بھی منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں حضرت مصلح موعودؓ کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر مقررین نے روشنی ڈالی۔ (احسان اللہ لون، صدر جماعت)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ جماعت احمدیہ دہلی

جماعت احمدیہ دہلی نے مورخہ 20 فروری 2011ء کو دہلی مشن میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا جس کی صدارت محترم مولوی عبدالحق صاحب نمائندہ وقف جدید نے کی۔ ڈاکٹر سید بلال احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم سید عبدالنور صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سنائی۔ خاکسار کے علاوہ مکرم فضل احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید، مکرم نورالامین صاحب، مکرم عبدالقیوم صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم دانش احمد اور مکرم نوری مظفر باجوہ صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت وسوانح کو مزید سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ (داؤد احمد۔ امیر جماعت احمدیہ دہلی)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مورخہ 20.2.11 کو بعد نماز مغرب مکرم امیر صاحب بھونیشور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا تلاوت کلام پاک مکرم غلام احمد خان صاحب نے کی نظم مکرم وسیم احمد صاحب نے پڑھی اور پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ مکرم سید انور احمد صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم سید نیّر احمد صاحب نے کی دوسری تقریر مکرم محمد انصار الحق صاحب نے کی اور تیسری تقریر خاکسار فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ بھونیشور نے کی اور آخری تقریر مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت نے کی بعدازاں دُعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

تربیتی کیمپ کھبلی

مورخہ 13.03.11 کو جماعت احمدیہ کھبلی میں بعد نماز عصر ایک تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں علاقہ کانگڑہ کی جماعتوں سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ اجلاس کی کاروائی مکرم عزیز الدین صاحب صدر جماعت کھبلی نے کی۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم داؤد احمد شاکر نے کی دوسری تقریر مبارک احمد مبلغ سلسلہ نے کی اس کے بعد مکرم انچارج صاحب نے بچوں کا ایک کوئز مقابلہ کروایا۔ مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد دوسرے اجلاس کی کاروائی مکرم مبلغ انچارج صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ پہلی تقریر مکرم گلزار علی صاحب نے اور دوسری تقریر مکرم گلزار احمد صاحب نے کی۔ آخر پر مکرم مبلغ انچارج صاحب نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ملک محمد یونس، معلم سلسلہ جماعت احمدیہ کھبلی)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مورخہ 20.2.11 کو جماعت احمدیہ گلبرگہ کرناٹک میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ نے کی تلاوتِ قرآن کریم اور نظم اور متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا گیا۔ جلسہ میں حضرت مصلح الموعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (رحمٰن خان، مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

مورخہ 20 فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا کوئمبٹور میں انعقاد کیا گیا جس میں حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کے ذریعہ روشنی ڈالی گئی۔ مورخہ 27 فروری کو جماعت احمدیہ کوئمبٹور نارتھ زون تامل ناڈو میں مکرم ناظر اعلیٰ صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر صدارت زونل کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس صبح ۱۰ بجے سے شام سات بجے تک جاری رہی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 656 تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہتر نتائج فرمائے۔ (صدر جماعت احمدیہ کنیا کماری)

کوٹ پلہ میں جلسہ یوم مصلح موعود

جماعت احمدیہ کوٹ پلہ میں مورخہ 20 فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ صبح ۷ سے ۱۱ بجے تک ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ شام ۳ سے ۵ بجے تک بچوں کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ شام ۶ بجے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اس میں حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کے ذریعہ روشنی ڈالی گئی۔ آخر پر تقسیم انعامات اور صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔

(کمال الدین خان معلم وقف جدید کوٹ پلہ، اڑیسہ)

مورخہ ۲۰ فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ سلباڑی گھاٹ کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی الحمد للہ۔ تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا پہلی تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر خاکسار نے کی۔ دوسری تقریر شکور عالم صاحب سرکل انچارج کوچ بہار نے کی۔ آخر پر صدر جلسہ نے دعا کروائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ (مرزا انعام اکبر معلم وقف جدید سلباڑی گھاٹ بنگال)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ گھٹیاری (مغربی بنگال) میں ۲۰ فروری کو بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ جس میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت اور کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (صدر جماعت احمدیہ گھٹیاری مغربی بنگال)

جلسہ سیرت النبی و جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مورخہ ۱۶ فروری کو جماعت احمدیہ چھونگان میں زیر صدارت مکرم حوالدار محمد صادق صاحب جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا تلاوت کلام پاک ونظم کے بعد آنحضرت ﷺ بحیثیت عبد کامل، آنحضرت ﷺ بحیثیت محسنِ انسانیت اور آنحضرت ﷺ ایک عظیم رہبر اور عظیم داعی اللہ کے موضوع پر احباب نے روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کروائی۔ اور جلسہ کا اختتام ہوا۔

اسی طرح مورخہ ۲۰ فروری کو زیر صدارت مکرم محمد بشیر صاحب صدر جماعت چھونگان جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا پس منظر کے موضوع پر تقریر کی۔ اس جلسہ میں بچوں نے بھی حضرت مصلح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں آخر پر صدر اجلاس نے خطاب ودُعا کروائی۔ جلسہ کا اختتام ہوا۔ (مبارک احمد شمس معلم سلسلہ چھونگان)

عثمان آباد میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ اور یوم مصلح موعودؓ

مورخہ ۲۰ فروری کو عثمان آباد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ اور جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اس کے بعد جلسہ سیرت النبی ﷺ و جلسہ یوم مصلح موعود کی کاروائی شروع ہوئی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ اور حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ آخر پر صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (عبدالقیوم ناصر احمد۔ قائد)

اعلان دعا

خاکسار کے ایک نو احمدی دوست عزیزم وراثت احمد جو آج کل پولیس میں ملازمت کی کوشش کر رہے ہیں دعا کی درخواست کرواتے ہیں ان کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی روزی میں برکت عطا فرمائے۔ اور دین دنیا کی حسانات نے نوازے۔ آمین۔

بقیہ: رضاخانیت کی نقاب کشائی از صفحہ 10

آیا عند اللہ صحیح ہے؟ (کتاب بریلوی علماء صفحہ ۸۶)

’’یہ کیسی ناانصافی ہے کہ صاحب عبارت تو یوں کہے کہ میرا مطلب وہ نہیں ہے جو آپ نے بتایا ہے مگر جسے ذوق تکفیر ہے وہ یہی کہتا ہے کہ تمہارا مطلب وہی ہے جو میں نے نکالا ہے تم جو کچھ بھی کہو بہر حال کافر ہو انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ایضاً۔ صفحہ ۲۷)

سچ ہے اور بالکل سچ ’’ومن یضللہ فلا ھادی لہ‘‘ وما علینا الا البلاغ۔

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 28 April 2011 Issue No. 17

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعودؑ نے سوسال قبل عوام وحکمرانوں کا جونقشہ کھینچا ہے، آج وہی حالات نظر آتے ہیں۔

علماءلوگوں کامال طرح طرح کے حیلوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ان کے ہاتھ جھوٹے فتوے لکھنے میں مصروف ہیں۔

اللہ کرے کہ مسلمانوں کواس حقیقت کی سمجھ آجائے اوروہ حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پرجمع ہوجائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15 اپریل 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ دو جمعے پہلے میں نے حکمرانوں کے غلط رویوں اورعوام کے حقوق صحیح طور پر ادا نہ کرنے اور عوام الناس کے ردعمل کی قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں وضاحت کی تھی کہ ان حالات میں ایک حقیقی مسلمان کو کیا ردعمل دکھانا چاہئے۔آج کل چونکہ تازہ بتازہ اپنے سربراہوں کے خلاف ہوا چلی ہوئی ہے اس لئے عرب ممالک کے رہنے والے ہمارے احمدی اس موضوع پر زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔اس دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے M.T.A 3 میں پروگرام ’’الحوار المباشر‘‘میں اس موضوع پر ایک Live پروگرام رکھا گیا جو براہ راست عرب کے سیاسی حالات کے متعلق تو نہ تھا مگر مسلمانوں کی موجودہ حالت پر روشنی ڈالتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے سوسال قبل عوام وحکمرانوں کا جونقشہ کھینچا ہے، آج وہی حالات نظر آتے ہیں ۔ اگر مزید نظر دوڑائیں تو صرف حضرت مسیح موعودؑ کے وقت کی مسلم حکومتوں اورسربراہوں کا ویسا حال نہیں ہے بلکہ بعد میں بننے والے نئے مسلم ممالک کی بھی ویسی ہی حالت ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب میں مسلمانوں کی صورت حال کا نقشہ کھینچ کر حل بھی بیان فرمایا کہ مسیح وقت دنیا میں آچکا ہے جس کی صداقت قرآن مجید آنحضرت ﷺ کی احادیث سے ثابت ہے اور یہ کہ مسلمانوں کی بقا اب مسیح موعودؑ کے ماننے میں ہی ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے بعد ایک اچھی بات یہ نظر آئی کہ مخالفین احمدیت نے بھی اسلام کی خدمت کا دعویٰ شروع کردیا۔مگر چونکہ براہ راست الٰہی رہنمائی حاصل نہ تھی اس لئے بہت سی بدعات اوراپنے مکتبہ فکر کے خیالات اُن کے نظریات میں شامل ہوگئے۔ اوراسلامی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا گیا۔حکم وعدل تو صرف ایک نے ہی ہونا تھا جس نے سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنی تھی مگر بہرحال ایک ہل جل مسلمانوں میں پیدا ہوئی جو خدا تعالیٰ کے اشارہ سے تھی کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو پہنچا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے فرستادہ کی ہر دور میں رہنمائی فرماتا رہاہے اور ایسے بے شمار واقعات ہیں ۔کہ احمدیت کی ترقی کو دیکھ کر نیک فطرت مسلمانوں کو احمدیت کی آغوش میں آتا دیکھ کر بعض مسلمان حکومتوں نے مولویوں کو بھیجا مدرسے کھولے، تا احمدیت کا مقابلہ کریں۔ان نام نہاد علماء نے اسلام کی تبلیغ کم کی اور احمدیت کی مخالفت کی سکیمیں تیار کیں ۔حضور انور نے فرمایا اس کے برعکس جن لوگوں پر خدا تعالیٰ کے نور کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے وہ حق پر قائم ہوجاتے ہیں اوران مخالفین کی مخالفتوں سے گھبراتے نہیں ۔ ہمارے مبغلین ، معلمین اور احمدی جوان علاقوں میں رہتے ہیں یہ واقعات ان کے ایمانوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا باوجود مخالفین اور مرتدین کی کوششوں کے روزانہ بیعتوں کی رپورٹیں اور تعداد دیکھ کر جو کبھی سینکڑوں اور ہزاروں میں ہوتی ہیں اور ان نومبائعین کے واقعات پڑھ کر کہ کس طرح وہ احمدیت میں شامل ہوئے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خالص خدا تعالیٰ کی تائید کے ذریعہ ہی احمدی ہوئے ہیں۔مسلمانوں میں سے جو احمدی ہوئے ہیں ان کو کئی بار سخت مخالفت اور مصائب برداشت کرنے پڑے ہیں اور ثابت قدمی پر رہنے کیلئے یہ لوگ دعا کے خطوط لکھتے ہیں۔

سیدنا حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ’’الھدیٰ‘‘کے چند اقتباسات پیش فرمائے جس میں حکمرانوں،علماء اور عوام کی صورت حال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور مسلمانوں کی زبوں حالی سے نجات کا طریقہ بیان فرمایا گیا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حالات کے مطابق آج کل کے مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہوگیا ہے لوگوں میں اخلاق برائے نام ہیں۔ بزرگوں کی نیکی ختم ہوگئی ہے۔ ہمدردی کو حقیر سمجھتے ہیں اور لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے۔ حکمرانوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اکثر بادشاہ اس زمانے کے دنیا کی طرف جھک گئے ہیں شرابیں پیتے ہیں۔رعیت پر کیا بلا ٹوٹ رہی ہے اس کی انہیں خبر نہیں ہے۔حرمات اللہ کے قریب جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہر روز تنزل کی طرف بڑھ رہے ہیں اور آسمان کے فرستادہ کو پہچانتے نہیں ہیں وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں۔ بیت المال کو باپ دادوں سے آیا ہوا وراثتی مال خیال کرتے ہیں۔شریعت کے احکام کی ان کے نزدیک اہمیت ہی کیا بلکہ وہ تو چاہتے ہیں کہ اس کی قید سے نکل کر بے قیدی کی زندگی بسر کریں۔صبح شام دنیا کی تلاش میں پڑے ہوئے ہیں۔مردوں کی خو بوان میں نہیں رہی۔نماز کی پابندی نہیں کرتے خواہشیں ان کی راہ میں چٹان بن گئی ہیں۔

حضور انور نے عوام الناس کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم نیکو کار ہوتے تو بادشاہ بھی تمہارے لئے صالح ہوتے کیونکہ متقیوں کیلئے خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے۔ان بادشاہوں کے خیر خواہ ہو تو ان کیلئے استغفار پڑھو۔علماء کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ان کی اکثریت اسلام کیلئے بیماری کا حکم رکھتی ہے نہ کہ شفاء کا۔لوگوں کا مال طرح طرح کے حیلوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ان میں حلم اور بردباری ذرہ برابر نہیں۔ ان کے ہاتھ جھوٹے فتوے لکھنے میں مصروف ہیں۔خدا کی طرف سے ان کی قسمت میں صرف شوروشرابا ہے۔احمدیوں کے خلاف ختم نبوت کے نام پر عوام کو اورمختلف فرقوں کو جمع کرتے ہیں مگر اب کئی مقامات پر مثلاً پاکستان میں ایک ہی دن تین الگ الگ مقامات پر ختم نبوت کے جلسے کئے گئے، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس موضوع پر بھی اب ان فرقوں کا اتفاق نہیں ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مسلمانوں کی جو حالت آج سے سوسال قبل بیان فرمائی تھی یہ حالت آج بھی مسلمانوں کی ہے اور یہی امر آپ کے الفاظ کی صداقت پر گواہی ہے۔ ان حالات کا جو حل آپ نے پیش فرمایا وہ اس طرح ہے کہ ان تمام جھوٹے فرقوں کو چھوڑ دو اور تلاش کرو کہ کہیں اللہ نے اپنی طرف سے کوئی علاج تو نازل نہیں کیا۔یاد رکھو کہ اس فتنہ کا علاج آسمان سے ہے نا کہ لوگوں کے ہاتھوں میں۔اللہ کرے کہ مسلمانوں کو اس حقیقت کی سمجھ آجائے اور وہ حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر جمع ہوجائیں جس نے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنا تھا۔ اس جری اللہ کا ساتھ مسلمان دیں جس نے امت کو مصائب سے نجات دینی تھی۔ اور اسلام اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کو از سر نو قائم کرنا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الیس اللہ بکاف عبدہٗ
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747
کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649
الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان